WED.12.March 2025
VOLUME:20 NO:63
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

30 سالہ جشن ورقِ تازہ
Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز بدھ 12/مارچ 2025
جلد:20 شمارہ: 63
11/رمضان المبارک 1446ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نویدمحی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

دُبئی سے گولڈ لانے کے قوانین کی تعمیل ضروری

نئی دہلی :: بھارتی اداکارہ رانیا راؤ کا 14 کلو غیر قانونی سونے کے ساتھ پکڑے جانا ایک بڑی خبر بن چکا ہے۔ اس واقعے کے بعد سب کی توجہ دبئی گولڈ پر مرکوز ہوگئی ہے۔ دبئی میں گولڈ کی قیمت بھارت کے مقابلے میں کافی کم ہوتی ہے اور وہاں سونے کی خریداری پر کوئی ٹیکس نہیں ہوتا، جبکہ بھارت میں ٹیکسز کی وجہ سے قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ دبئی سے سونے کی قیمت اور بھارت میں سونے کی قیمت میں تقریباً 000,7 سے 000,8 روپے فی تولہ کا فرق ہوتا ہے، جس کی وجہ سے لوگ دبئی سے سونا لانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے بھارتی کسٹمز قوانین کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ دبئی سے ہندوستان کو سونا لانے کے معاملے میں خواتین، مردوں اور دیگر افراد پر مختلف زمروں میں ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ بھارتی کسٹمز قوانین کے مطابق دبئی سے سونا لانے میں کوئی مسئلہ نہیں، بشرطیکہ مناسب طریقہ اپنایا جائے اور ضروری ٹیکس ادا کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی غیر قانونی طریقہ اختیار کرتا ہے تو اسے ہوائی اڈے پر گرفتار ہونے کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ لہٰذا، بہتر یہی ہے کہ قانونی طریقے سے سونا لایا جائے تاکہ کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

کسانوں کو لوٹا جارہا، گندم کی قیمت میں اضافہ کرے حکومت: ہریندر سنگھ ملک

نئی دہلی: سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے رکن پارلیمنٹ ہریندر سنگھ ملک نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ گندم کی خریداری کی قیمت میں اضافہ کیا جائے تاکہ کسانوں کو ان کی محنت کا جائز معاوضہ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ صارفین کو سستا آٹا ملے اور کسانوں کو بہتر قیمت دی جائے۔ ہریندر سنگھ ملک نے منگل کے روز آئی اے این ایس سے خصوصی گفتگو میں کہا، ''ہر سال گندم کا سیزن آتا ہے اور اس کی خریداری کی جاتی ہے۔ اس مرتبہ اتر پردیش حکومت نے قیمت میں کچھ اضافہ کیا ہے، جو ایک اچھی بات ہے لیکن ان کے انتخابی منشور میں کہا گیا تھا کہ کسانوں کو لاگت کا ڈیڑھ گنا دیا جائے گا، جو ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ اگر آپ بازار میں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کسانوں کو لوٹا جا رہا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ کھاد، بیج، کیڑے مار ادویات اور دیگر اخراجات میں اضافہ ہو چکا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ صارفین کو سستا آٹا فراہم کرے اور کسانوں کو مناسب قیمت دی جائے۔ ہریندر سنگھ ملک نے حکومت کی پالیسیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کسانوں کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا، جبکہ زرعی لاگت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو اپنے وعدے پورے کرنے ہوں گے تاکہ کسانوں کو ان کی محنت کا مکمل صلہ مل سکے۔ دوسری جانب، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے حالیہ بجٹ سیشن میں کہا تھا کہ 2017 سے پہلے کسانوں کی حالت خراب تھی لیکن اب انہیں لاگت سے زیادہ معاوضہ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کسانوں کو دھان کی فصل پر 300,2 روپے فی کوئنٹل اور گندم پر بھی دوگنا قیمت دی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ اتر پردیش ملک کا سب سے بڑا گنا پیدا کرنے والا ریاست بن چکا ہے اور ایتھنول کی پیداوار میں بھی سرفہرست ہے۔ ہریندر سنگھ ملک نے حکومت کے ان دعووں پر سوال اٹھایا اور کہا کہ حقیقت اس سے مختلف ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے عملی اقدامات کی ضرورت ہے، نہ کہ محض دعوے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسانوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کو روکنے کے لیے گندم کی قیمتوں میں مزید اضافہ کیا جانا چاہیے۔

دہلی: غیر ملکی شہریوں کو گھر کرایہ پر دینے سے متعلق پولیس کی گائیڈ لائنس جاری، عدم تعمیل پر ہوگی قانونی کارروائی

نئی دہلی: دہلی پولیس نے غیر ملکی شہریوں کو گھر یا ہوٹل کرایہ پر دینے سے متعلق اہم گائیڈ لائنس جاری کی ہے۔ پولیس نے جائیداد کے مالکان اور ہوٹل انتظامیہ کو زور دے کر کہا ہے کہ غیر ملکی شہریوں کو کرائے پر جائیداد دینے سے قبل قانونی طریقہ کار کو یقینی بنائیں۔ اس سلسلے میں کچھ ضروری اصول بنائے گئے ہیں، جن کی عدم تعمیل پر قانونی کارروائی ہوسکتی ہے۔ دہلی پولیس کے 'اے ڈی سی پی' پی آر او سنجے تیا گی نے بتایا کہ جائیداد کے مالکان کو کچھ قوانین پر عمل کرنا ہوگا۔ جیسے ایف آر آر او کو اطلاع دینا، اگر کوئی جائیداد کا مالک اپنی جائیداد کسی غیر ملکی شہری کو کرائے پر دیتا ہے تو اسے غیر ملکیوں کے علاقائی رجسٹریشن آفس (ایف آر آر او) کو اس کے سلسلے میں مطلع کرنا ہوگا۔ جائیداد اور ہوٹل کے مالکان کو ایک مہمانوں کا رجسٹر رکھنا ہوگا، جس میں غیر ملکی شہریوں کی مکمل تفصیلات درج ہوں، یہ رجسٹر پولیس یا رجسٹریشن افسر کے معائنہ کے لیے دستیاب ہوں۔ کسی غیر ملکی شہری کو روم یا جائیداد کرائے پر دینے سے قبل اس کے متعلق مکمل معلومات مقامی پولیس اسٹیشن میں جمع کرانا لازمی ہے، تاکہ اس کے بیک گراؤنڈ کی تصدیق کی جا سکے۔ غیر ملکی شہری (ترمیم) آرڈر 2016 اور غیر ملکیوں کے ایکٹ کے سیکشن 7 کے تحت، جائیداد کے مالکان کو 24 گھنٹے کے اندر فارم 'سی' پُر کر کے ایف آر آر او پورٹل پر آن لائن معلومات جمع کرانی ہوگی، اس میں قومیت، رابطہ نمبر، سفر کا مقصد، قیام کی مدت اور ویزا کی تفصیلات ہوں۔ دہلی پولیس نے واضح کر دیا ہے کہ اگر کوئی ہوٹل یا جائیداد کا مالک مذکورہ بالا قوانین پر عمل نہیں کرتا ہے تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ علاوہ ازیں پولیس نے تمام جائیداد کے مالکان سے زور دے کر کہا ہے وہ ان قوانین پر عمل کریں اور پولیس انتظامیہ کا تعاون کریں، تاکہ سیکورٹی کو یقینی بنایا جاسکے اور کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کو روکا جاسکے۔

نوئیڈا میں جی ایس ٹی کے ڈپٹی کمشنر سنجے سنگھ کی خودکشی اہلیہ نے سسٹم کو ٹھہرایا ذمہ دار

نوئیڈا:10 /فروری۔ اتر پردیش میں نوئیڈا میں جی ایس ٹی محکمہ کے ڈپٹی کمشنر سنجے سنگھ کی خودکشی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ 59 سال کے سنجے سنگھ نے اچانک اپنی ہی سوسائٹی کی 15 ویں منزل سے کود کر اپنی جان دے دی۔ اس واقعہ کے بعد علاقے میں سنسنی کا ماحول ہے۔ خودکشی کا یہ معاملہ تھانہ سیکٹر 113 علاقے کے سیکٹر 75 واقع ایپکس اینٹینا سوسائٹی میں پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ سنجے سنگھ کینسر کے مرض میں مبتلا تھے اور طویل عرصے سے ڈپریشن کا شکار تھے۔ موقع پر پہنچی پولیس نے ان کی لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق پیر کی صبح 11 بجے اطلاع ملی کہ ایپکس اینٹینا سوسائٹی میں سنجے سنگھ نے 15 ویں منزل سے کود کر خودکشی کر لی۔ 15 ویں منزل میں جہاں سے کودے، وہاں پر ٹیرس گارڈن ہے۔ واقعہ کے وقت گھر پر ان کی اہلیہ موجود تھیں اور دونوں بیٹے گھر سے باہر تھے۔ پولیس نے موقع پر فارینسک ٹیم بلا کر جانچ کی۔ پنچ نامہ بھر کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوایا گیا۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد خاندان والوں کو سونپ دیا گیا۔ ادھر سنجے سنگھ کی اہلیہ اپرنا نے اپنے شوہر کی خودکشی واقعہ کے بعد ایک ویڈیو جاری کیا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ان کے شوہر کینسر سے متاثر تھے لیکن آخری اسٹیج پر نہیں تھے۔ انہوں نے اپنے علاوہ سسر سمیت دو دیگر لوگوں کا کینسر کا علاج کرایا تھا۔ اپرنا نے اپنے شوہر کی موت کے لیے کام کے دباؤ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ اپرنا سنگھ نے میڈیا کو بتایا کہ سنجے سنگھ پر کام کا بہت زیادہ دباؤ تھا۔ انہیں ایک اضافی چارج بھی دیا گیا تھا، جس سے وہ اور بھی زیادہ پریشان رہنے لگے تھے۔ اپرنا سنگھ نے صاف طور پر کہا کہ جو بھی تھا اس پیچ کہیں نہ کہیں ان کا ایک دماغی دباؤ تھا۔ شاید اس کو ہمارے محکمہ کے لوگ سمجھ پائیں گے۔ اپرنا نے کہا کہ ہمیں اس سے کوئی ڈر نہیں تھا کہ ان کو کچھ ہونے والا ہے۔ یہ جو چیزیں ہوئیں یہ بالکل بھی عام نہیں تھیں۔ کہیں نہ کہیں وہ آپ کو یہ جو سسٹم ہے، وہ اس سسٹم کے شکار ہوئے ہیں۔ اگر اس بات کا کوئی جواب دینے کو تیار ہے تو مجھ سے بات کرسکتا ہے۔

وزیر اعظم مودی کا ماریشس پہنچنے پر پرتپاک استقبال

پورٹ لوئس: وزیر اعظم نریندر مودی کا ماریشس پہنچنے پر ہوائی اڈے پر وزیر اعظم نوین چندر رام غلام اور ان کی کابینہ کے اراکین نے پرجوش استقبال کیا۔ وزیر اعظم کے خصوصی طیارہ سے اترتے ہی میزبان وزیر اعظم اور ان کی اہلیہ نے مہمان لیڈر کا استقبال کیا۔ ماریشس کی فوج کے ایک دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس موقع پر دونوں ممالک کے قومی ترانے بجائے گئے۔ بعد میں لاؤنج میں رام غلام نے مودی کا اپنی کابینہ کے ارکان سے تعارف کرایا۔ اس موقع پر ہندوستانی برادری کے لوگ وزیر اعظم ہند کے استقبال کیلئے موجود تھے۔

جعلی ووٹر کارڈ قدیم مسئلہ: ای سی

نئی دہلی: الیکشن کمیشن نے انتخابی فہرستوں میں الٹ پھیر کے الزامات پر کہا ہیکہ یہ معاملہ قدیم نوعیت کا ہے اور اس طرح کے کارڈس 2008 اور 2013ء کے درمیان بھی جاری کئے گئے جب بی جے پی زیر قیادت این ڈی اے کا اقتدار نہیں تھا۔ حالیہ عرصہ میں اپوزیشن نے بار بار الزام عائد کیا ہیکہ ووٹر شناختی کارڈس میں بڑی گڑ بڑ ہے۔

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں پھنسے 283 ہندوستانی شہریوں کی وطن واپسی

نئی دہلی: میانمار سمیت مختلف جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں فرضی روزگار ریکٹ کا شکار ہونے والے 283 ہندوستانی شہریوں کو بحفاظت وطن واپس لایا گیا ہے۔ ہندوستانی فضائیہ کے ایک طیارے نے پیر کی رات تھائی لینڈ کے مائی سوت ہوائی اڈے سے اڑان بھری، جس میں یہ تمام افراد سوار تھے، اور منگل کی صبح یہ لوگ ہندوستان پہنچ گئے۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ حکومت ہند میانمار سمیت جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں ملازمت کی فرضی پیشکشوں کے ذریعے پھنسائے گئے ہندوستانی شہریوں کی بحفاظت رہائی اور واپسی کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ درحقیقت، ان افراد کو سازش کے تحت دھوکے سے میانمار-تھائی لینڈ کی سرحد کے قریب لے جایا گیا تھا، جہاں انہیں سائبر کرائم اور دیگر دھوکہ دہی پر مبنی سرگرمیوں میں ملوث کیا جا رہا تھا۔ یہ افراد جعلی کمپنیوں کے جال میں پھنس کر استحصال کا شکار ہو گئے تھے۔

'پرائم منسٹر نہیں کرائم منسٹر'، اسرائیل میں نیتن یاہو کے خلاف عوام سراپا احتجاج!

غزہ: اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے خلاف ان کے ہی ملک میں لوگوں کے درمیان کافی ناراضگی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس کا نمونہ ایک سروے میں دیکھنے کو ملا، جس میں تقریباً 3 چوتھائی اسرائیلی شہریوں کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نیتن یاہو کو 7 اکتوبر 2023 کے واقعے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ اسرائیل ڈیموکریسی انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے اتوار (10 مارچ) کو جاری کردہ ماہانہ رپورٹ کے نتائج کے مطابق تقریباً 75 فیصد اسرائیلیوں کا خیال ہے کہ نیتن یاہو کو اب اپنا عہدہ چھوڑ دینا چاہیے۔ 'ٹائمس آف اسرائیل' کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فروری ماہ کے لیے کیے گئے اسرائیلی وائس انڈیکس (عوامی رائے کا ایک ماہانہ سروے) کے سروے میں 48 فیصد لوگوں کا کہنا ہے کہ نیتن یاہو کو فوری طور پر اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جانا چاہیے، جب کہ 5.24 فیصد لوگوں کا خیال ہے کہ غزہ میں جنگ کے خاتمے کے بعد انہیں وزیر اعظم کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیے۔ اس کے علاوہ 5.14 فیصد لوگوں کا ماننا ہے کہ بنجامن نیتن یاہو کو عہدے پر برقرار رہتے ہوئے غزہ سے نمٹنے کی اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے۔ حالانکہ 10 فیصد لوگ ایسے بھی ہیں جن کا کہنا ہے کہ نیتن یاہو کو اب نہ تو ذمہ داری نبھانے کی ضرورت ہے اور نہ استعفیٰ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سروے کا ماحصل یہ ہوا کہ 5.72 فیصد لوگوں کا خیال ہے نیتن یاہو کو ذمہ داری لینی چاہیے اور ابھی یا جنگ کے خاتمے کے بعد استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ مزید برآں 87 فیصد لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں 7 اکتوبر کی ذمہ داری لینی چاہیے، چاہے وہ بعد میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دیں یا نہ دیں۔ واضح ہو کہ اسرائیل میں طویل عرصے سے لوگ 'پرائم منسٹر نہیں کرائم منسٹر' نام کا پوسٹر ہاتھوں میں تھام کر نیتن یاہو کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ یعنی اسرائیلی عوام نیتن یاہو کے خلاف سراپا احتجاج ہے۔ یہ احتجاج گزرتے دن کے ساتھ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 45 فیصد یہودی جواب دہندگان کا خیال ہے کہ نیتن یاہو کو فوری طور پر استعفیٰ دے دینا چاہیے، جبکہ 59 فیصد عربوں کا خیال ہے کہ نیتن یاہو کو فوری طور پر استعفیٰ دے دینا چاہیے، یہ یہودیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ واضح ہو کہ یہ سروے 25 سے 28 فروری کے درمیان کیا گیا تھا۔ جب کہ 73 فیصد جواب دہندگان نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اسرائیل کو حماس کے ساتھ جنگ بندی/یرغمالیوں کی واپسی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے میں آگے بڑھنا چاہیے۔ اس معاہدے میں دشمنی کا مکمل خاتمہ، غزہ سے اسرائیلی فوجیوں کا انخلاء اور تمام یرغمالیوں کی رہائی کے بدلے فلسطینی قیدیوں کی رہائی شامل ہے۔ غزہ معاہدے سے منسلک ایک سوال کے جواب دہندگان میں نیتن یاہو کی اپنی لیکود پارٹی کے 5.61 فیصد ووٹرز شامل تھے۔ حالانکہ معاہدے کو جاری رکھنے کے لیے حامیوں کی تعداد دیگر اتحادی جماعتوں کے ووٹرز کے درمیان مخالفین سے زیادہ ہے۔

ہولی کے لیے وقت مقرر، نمازِ جمعہ کے اوقات میں تبدیلی، سنبھل و دیگر شہروں میں انتظامات

لکھنؤ: ہولی اور نمازِ جمعہ ایک ساتھ آنے کے باعث مختلف شہروں میں انتظامیہ اور مذہبی رہنماؤں کی جانب سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ خاص طور پر سنبھل، مراد آباد، بریلی، لکھنؤ اور دیگر شہروں میں نماز کے اوقات میں تبدیلی کی گئی ہے، تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے اور امن و امان برقرار رکھا جاسکے۔ سنبھل میں انتظامیہ اور امن کمیٹی کے درمیان ہونے والی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ہولی اور نمازِ جمعہ کے وقت میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے گے۔ انتظامیہ کے مطابق، ہندو برادری 2:30 بجے تک ہولی کا جشن منائے گی، جبکہ مسلمان 2:30 بجے کے بعد نمازِ جمعہ ادا کریں گے۔ سنبھل کے ڈی ایم اور ایس ایس پی نے کہا کہ شہر میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ شہر کو 6 زونز اور 29 سیکٹرز میں تقسیم کیا گیا ہے، جہاں پی اے سی (پولیس آرمڈ فورس) کی 7 کمپنیاں تعینات کی جا رہی ہیں۔ پولیس حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور امن و امان قائم رکھنے میں انتظامیہ کا ساتھ دیں۔ مراد آباد میں بھی نمازِ جمعہ کے اوقات میں تبدیلی کا اعلان کیا گیا ہے۔ مراد آباد کی جامع مسجد کے شہر امام سید معصوم علی آزاد نے کہا کہ 14 مارچ کو ہونے والی نمازِ جمعہ عام وقت یعنی ایک بجے کے بجائے 2:30 بجے ادا کی جائے گی۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی قریبی مساجد میں نمازِ جمعہ ادا کریں تاکہ راستے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ہولی کا دن ہے اور سڑکوں پر لوگوں کا رش ہوگا، ایسے میں بہتر ہوگا کہ مسلمان اپنی نزدیکی مساجد میں نمازِ جمعہ ادا کریں اور غیر ضروری طور پر باہر نکلنے سے گریز کریں۔ بریلی میں ہونے والی امن کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ شہر کی تمام بڑی مساجد کے امام اپنے اپنے علاقوں کے حالات کے مطابق نمازِ جمعہ کے اوقات میں تبدیلی کریں گے۔ پولیس اور ضلعی انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اشتعال انگیزی سے بچیں اور مذہبی ہم آہنگی برقرار رکھیں۔ پولیس حکام نے کہا کہ سوشل میڈیا پر پھیلنے والی افواہوں پر نظر رکھی جا رہی ہے، اور اگر کوئی شرپسند عناصر ماحول خراب کرنے کی کوشش کریں گے تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ لکھنؤ میں دارالعلوم فرنگی محل کے امام مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 14 مارچ کو اپنی نزدیکی مساجد میں نمازِ جمعہ ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ عمومی طور پر شہر کی بڑی مساجد میں نمازِ جمعہ 12:30 یا 1:00 بجے ہوتی ہے لیکن اس دن نماز کا وقت 2:00 بجے کے بعد رکھا جائے تاکہ کسی قسم کی بدنظمی نہ ہو۔ رام پور، علی گڑھ اور ایٹاوہ میں بھی مقامی انتظامیہ اور مذہبی رہنماؤں کے درمیان مشاورت جاری ہے۔ ان شہروں میں بھی عوام کو مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے قریبی علاقوں میں نماز ادا کریں اور کسی بھی ممکنہ ناخوشگوار صورتحال سے بچنے کے لیے احتیاط برتیں۔ تمام شہروں میں انتظامیہ اور مذہبی رہنماؤں نے مل کر عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مذہبی رواداری اور بھائی چارے کا مظاہرہ کریں۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا سب سے اہم ہے۔ عوام سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ کسی بھی افواہ پر دھیان نہ دیں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

'مودی حکومت معافی مانگے، دھرمیندر پردھان استعفیٰ دیں

نئی دلی: مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے ذریعہ گزشتہ روز پارلیمنٹ میں تمل ناڈو کی عوام کے خلاف بولے گئے نازیبا الفاظ پر کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن پارٹیوں نے بھی اپنی شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس نے تو آج اس معاملے میں مودی حکومت سے معافی کا، اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ کا مطالبہ تک کر دیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ ''تمل ناڈو کے لوگوں کی بے عزتی ہم برداشت نہیں کریں گے۔ مودی حکومت معافی مانگے، دھرمیندر پردھان استعفیٰ دیں۔''

جن کو ہولی کے رنگ سے بچنا ہے وہ ترپال کا حجاب پہن کر گھر سے نکلیں یوگی حکومت کے وزیر کا متنازعہ بیان

اس وقت پورے ملک میں ہولی کے معاملے پر سیاست کافی گرم ہے۔ اس سلسلے میں اب یوپی حکومت میں وزیر رگھوراج سنگھ کا بھی ایک متنازعہ بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جن کو ہولی کے رنگ سے بچنا ہے وہ حجاب پہن کر گھر سے باہر نکلیں۔ رگھوراج نے کہا کہ جس طرح مسجد کو ترپال سے ڈھکا جاتا ہے اور خواتین حجاب پہنتی ہیں ویسے ہی نمازی ترپال کا حجاب پہن کر گھر سے نکلیں تاکہ ان کی ٹوپی اور جسم ہولی کے رنگ سے بچے رہیں نہیں تو وہ گھر پر ہی رہیں۔ رگھو راج سنگھ یہیں خاموش نہیں ہوئے انہوں نے اشتعال انگیزی کی انتہا کرتے ہوئے کہا کہ ہولی میں رخنہ پیدا کرنے والوں کی تین جگہ ہے، جیل یا ریاست چھوڑ دے ورنہ یمراج کے پاس اپنا نام لکھوا دے۔

بنگال سے آئی بی جے پی کے لیے بری خبر
رکن اسمبلی تاپسی منڈل ترنمول کانگریس میں شامل

کولکتہ: 11 / مارچ (ایجنسیز) مغربی بنگال کے ہلدیا سے بی جے پی رکن اسمبلی تاپسی منڈل ریاست میں حکمراں ترنمول کانگریس پارٹی میں شامل ہوگئی ہیں۔ انہیں اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر شبھیندو ادھیکاری کا قریبی بتایا جاتا ہے۔ تاپسی منڈل کے ٹی ایم سی میں شامل ہونے کے فیصلے سے نہ صرف مشرقی میدنی پور میں بی جے پی کو جھٹکا لگا ہے، بلکہ پارٹی کی قانون ساز پارٹی کو بھی نقصان پہنچے گا۔ ریاست میں آئندہ سال کے ابتداء میں ہونے والے اسمبلی انتخاب کے لیے انہیں اہم ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ مشرقی میدنی پور کو ادھیکاری کا قلعہ مانا جاتا ہے اور یہاں پر بندرگاہ شہر ہلدیا واقع ہے۔ تاپسی منڈل کولکاتا میں واقع ترنمول کانگریس کے ہیڈ کوارٹر میں ریاستی وزیر توانائی اروپ بسواس کی موجودگی میں پارٹی میں شامل ہوئیں۔ تاپسی منڈل نے بار بار پارٹی بدلنے کے اپنے فیصلے کو درست قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''میں نے وزیر اعلیٰ کے ترقیاتی اقدامات کا حصہ بننے کا فیصلہ کیا ہے۔ بی جے پی ریاست میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ تقسیم کی سیاست کر رہی ہے، اس لیے ریاست کے لوگوں نے بار بار اسے مسترد کیا ہے۔ میرے لیے ایسی سیاست کو قبول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔'' اس درمیان ترنمول نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا، جس میں لکھا ہے کہ ''ہلدیا سے بی جے پی رکن اسمبلی تاپسی منڈل کا ترنمول کانگریس پریوار میں استقبال ہے۔ ان کا ہمارے ساتھ جڑنا بی جے پی کی سیاست سے بڑھتی ہوئی مایوسی کا ثبوت ہے۔ اب یہ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی قیادت میں لوگوں کے فلاح و بہبود کے لیے انتھک کام کریں گی۔'' قابل ذکر ہے کہ تاپسی منڈل نے 2016 میں کانگریس کی حمایت یافتہ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) (سی پی آئی-ایم) کے امیدوار کے طور پر ہلدیا سیٹ سے جیت حاصل کی تھی۔ مغربی بنگال میں 2021 کے اسمبلی انتخاب سے قبل ادھیکاری کے ترنمول سے بی جے پی میں شامل ہو جانے کے بعد تاپسی منڈل بھی دسمبر 2020 میں بی جے پی میں شامل ہوگئیں۔ انہوں نے 2021 کے اسمبلی انتخاب میں بی جے پی کے امیدوار کے طور پر ہلدیا سیٹ سے جیت حاصل کی تھی۔ تاپسی منڈل کے بار بار پارٹی بدلنے پر تبصرہ کرتے ہوئے ادھیکاری نے کہا کہ ''لوگ ایسے سیاسی موقع پرستوں کو مسترد کر دیں گے۔ بی جے پی کا ایک بھی کارکن ان کے ساتھ ترنمول میں شامل نہیں ہوا ہے۔''

'ہر مسجد میں مندر تلاش کیا گیا تو ہندوستان بھی افغانستان بن جائے گا'، موجودہ حالات پر سابق اے ایس آئی چیف کا تلخ تبصرہ

اتر پردیش کے سنبھل واقع شاہی جامع مسجد کا معاملہ سرخیوں میں ہے۔ ہندو فریق وہاں نماز پر پابندی اور پوجا کی اجازت چاہتا ہے۔ اس مسجد کا جب سروے کیا گیا تھا تو وہاں تشدد بھی پیدا ہوا تھا اور پھر ایسا ہنگامہ شروع ہوا جس نے علاقے کے لوگوں کو دہشت میں ڈال دیا۔ کئی دنوں تک انٹرنیٹ معطل رہا اور شہر میں کرفیو بھی نافذ کرنا پڑا۔ بعد میں حالات معمول پر آئے اور پھر سروے کے ساتھ ساتھ کھدائی کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ گزرتے دن کے ساتھ کئی مندروں کے بارے میں باتیں سامنے آئیں اور پھر مہینوں تک سنبھل میں جگہ جگہ کھدائی چلتی رہی۔ اب اس طرح کی کھدائی سے متعلق اے ایس آئی (آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا) کے سابق ڈائریکٹر کے۔ کے۔ محمد کا تلخ تبصرہ سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اگر ہم ہر مسجد میں مدنر تلاش کریں گے تو خانہ جنگی شروع ہوسکتی ہے۔ کے۔ کے۔ محمد کا کہنا ہے کہ ہر مسجد کے اندر مندر کی تلاش مناسب نہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے ہندوستان کی حالت افغانستان، شام اور اسرائیل جیسی ہوسکتی ہے۔ ظاہر ہے خانہ جنگی والی حالت کسی بھی ملک کے لیے مناسب نہیں۔ یہ بیان سابق اے ایس آئی ڈائریکٹر نے اجین میں دیا جہاں وہ 'وکرم اُتسو' میں شریک ہونے پہنچے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ثبوتوں کی بنیاد پر واضح ہے کہ کئی مساجد کی تعمیر مندروں کے اوپر کی گئی ہے۔ کئی بار اس کے ثبوت مل چکے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے کہ ہم ہر مندر میں مسجد تلاش کریں۔ اگر ایسا کرتے ہیں تو اس سے تنازعہ اور بدامنی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ایسے تنازعات کو بیٹھ کر سلجھایا جائے۔ کے۔ کے۔ محمد نے کاشی-متھرا تنازعہ پر بھی اپنی رائے ظاہر کی۔ انھوں نے ان دونوں مقامات سے متعلق مسلمانوں سے بڑا دل دکھانے کی گزارش کی اور کہا کہ وہ کاشی-متھرا ہندوؤں کے حوالے کر دیں۔ حالانکہ اس بیان پر مسلم طبقہ کی ناراضگی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ پہلے بابری مسجد کے تعلق سے بھی ایسا ہی کیا گیا تھا، اور جب منہدم بابری مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر ہوگئی تو پھر کاشی-متھرا کی بات شروع ہوگئی۔ ملک بھر میں کئی مساجد اور درگاہوں پر ہندو طبقہ نے اپنا دعویٰ پیش کیا ہوا ہے، ایسے میں یہ سلسلہ محض کاشی اور متھرا پر رکتا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔

بنگلہ دیش میں تختہ پلٹ کے بعد سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے خلاف عدالت نے سنائی پہلی سزا

بنگلہ دیش میں تختہ پلٹ کے بعد شیخ حسینہ کے خلاف پہلی مرتبہ وہاں کی عدالت نے کوئی فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے نیوکلیائی توانائی پلانٹ قائم کرنے کے ایک معاملہ میں بدعنوانی سے متعلق الزام پر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے شیخ حسینہ پر سفر سے متعلق پابندی عائد کردی ہے۔ اس معاملے میں شیخ حسینہ پر غلط طریقے سے پیسہ کھانے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ 'ڈھاکہ ٹریبیون' کی ایک رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش کی عدالت نے شیخ حسینہ، ان کی بہن اور بیٹے کے سفر پر پابندی عائد کردی ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں آئندہ بھی سماعت کرنے کی بات کہی ہے۔ معاملہ بنگلہ دیش کے روپ پور میں نیوکلیائی توانائی پلانٹ سے متعلق ہے جو بہت سرگرمی کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ الزام ہے کہ اس کے قیام میں شیخ حسینہ نے 59 ہزار کروڑ ٹکا کی ہیرا پھیری کی۔ تختہ پلٹ کے بعد اس معاملے میں یونس حکومت نے جانچ بیٹھا دی۔ 5 رکنی جانچ ٹیم نے جو اپنی رپورٹ پیش کی ہے، اس میں ابتدائی طور پر شیخ حسینہ کے خلاف ثبوت پائے جانے کی بات کہی ہے۔ اس تعلق سے سماعت کے بعد ڈھاکہ میٹروپولیٹن کے سینئر اسپیشل جج محمد ذاکر حسین غالب نے شیخ حسینہ اور ان کے کچھ رشتہ داروں پر سفر کی پابندی عائد کرنے کا فیصلہ سنایا۔ عدالتی حکم کے تحت شیخ حسینہ کے بیٹے سجیب واجد جوائے، بیٹی صائمہ واجد پوتول، شیخ ریحانہ کی بیٹیاں ٹیولپ صدیقی اور ازمینا صدیقی اور ان کے بیٹے رضوان مجیب صدیق سفر نہیں کر پائیں گے۔ بنگلہ دیش کی عبوری حکومت شیخ حسینہ پر قتل عام کا بھی مقدمہ چلانے جا رہی ہے۔ حال ہی میں کارگزار مشیر محمد یونس نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ شیخ حسینہ کی مدت کار میں لوگوں کا قتل کیا گیا ہے۔ یونس کے مطابق شیخ حسینہ بنگلہ دیش آئیں یا نہ آئیں، لیکن ہم ان کے خلاف مقدمہ ضرور چلائیں گے۔ یونس کا کہنا ہے کہ قتل عام معاملے میں اگر انھیں بخشا گیا تو بنگلہ دیش کی عوام کے ساتھ زیادتی ہوگی۔

راجیہ سبھا: 'آپ ایک نئی تاریخ پڑھانے کی کوشش میں چھوٹے بچوں کو گمراہ کر رہے ہے'، پرتاپ گڑھی کا مودی حکومت پر حملہ

کانگریس کے مشہور لیڈر اور راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی نے آج ایوان بالا میں نئی تعلیمی پالیسی (این ای پی) سے متعلق کچھ اہم حقائق کو سامنے رکھا۔ انھوں نے ملک میں تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی اور موجودہ حالات پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ اہم سوالات مرکز کی مودی حکومت کے سامنے رکھے۔ انھوں نے اپنی بات کا آغاز ان اشعار کے ساتھ کیا کہ: بھوک کے احساس کو شعرو سخن تک لے چلو یا غزل کو مفلسوں کی انجمن تک لے چلو
مجھ کو نظم وضبط کی تعلیم دینا بعد میں
پہلے اپنی رہبری کو آچرن (سلوک) تک لے چلو

بھارت کے اے آئی سیکٹر میں 2.3 ملین ملازمتوں میں اضافہ ہوگا۔ رپورٹ

نئی دلی۔ 11 / مارچ۔ ایم این این۔ عام تاثر کے برعکس کہ مصنوعی ذہانت ملازمتوں کو ختم کردے گی، بین اینڈ کمپنی کے ایک حالیہ مطالعے میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کا اے آئی سیکٹر تیزی سے ترقی کرنے کے لیے تیار ہے، جس میں 2027 تک ملازمتوں کے مواقع 3.2 ملین سے تجاوز کرنے کی توقع ہے۔ جبکہ ٹیلنٹ پول بڑھ کر 2.1 ملین ہوسکتا ہے، یہ موجودہ پیشہ ورانہ مہارتوں اور اعلیٰ مہارتوں کے لیے ایک اہم موقع فراہم کرتا ہے۔ کمپنیوں کو ہنرمند پیشہ ور افراد کی بڑھتی ہوئی کمی کا سامنا ہے کیونکہ وہ مصنوعی ذہانت (AI) کے حل کو لاگو کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ 44 فیصد ایگزیکٹوز نے رپورٹ کیا کہ اندرون ملک AI مہارت کی کمی ان کے کاروبار کی AI ٹیکنالوجی کو اپنانے کی صلاحیت کو کم کر رہی ہے۔ 2019 سے، AI سے متعلقہ مہارتوں کی مانگ میں سالانہ 21 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ AI پیشہ ور افراد کے لیے معاوضے میں ہر سال 11 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس کے باوجود، اہل امیدواروں کی تعداد نے رفتار برقرار نہیں رکھی ہے، جس کی وجہ سے ٹیلنٹ کا فرق بڑھ رہا ہے جو بہت سی کمپنیوں کے لیے AI کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ ''اے آئی کارپوریٹ تبدیلی میں سب سے آگے ہے، لیکن صحیح ٹیلنٹ کے بغیر، کاروباری خواہشات سے عمل درآمد کی طرف بڑھنے کے لیے جدوجہد کریں گے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ ٹیلنٹ کی کمی کم از کم 2027 تک جاری رہنے کی توقع ہے، جس سے عالمی منڈیوں کو مختلف طریقوں سے متاثر کیا جا رہا ہے۔

12-3-2025
ناندیڑ شہر و اطراف و اکناف
آج کا افطار : 6:34
کل کی سحر : 5:10
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक़-ए-ताज़ा
12 March. 2025

ایران میں مہنگائی کا طوفان، وزیر خزانہ کو بہا لے گیا

از قلم: سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد
رابطہ: 8099695186

ایران ایک جمہوری ملک ہے اور جغرافیائی اعتبار سے یہ ملک بہت اہم سمجھا جاتا ہے، قدرتی گیس، تیل اور قیمتی معدنیات اسکے دامن میں پوشیدہ ہیں، رقبہ کے اعتبار سے دنیا میں سترہویں نمبر پر شمار کیا جاتا ہے، ایران دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے، اس ملک کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے، جو سلطنت مدائن 678 برس قبل مسیح سے لیکر صفوی اور رضا شاہ پہلوی کی بادشاہت تک پھیلی ہوئی ہے، یہ ملک اپنے تہذیب وتمدن کے اعتبار سے ایشیاء میں تیسرے اور دنیا میں گیارہویں نمبر پر ہے، یورپ اور ایشیاء کے وسط میں ہونے کے باعث اسکی ایک تاریخی اہمیت ہے، ایران اقوام متحدہ سے غیر وابستہ ممالک کی تحریک، اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) اور تیل برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم (اوپیک) کا بانی رکن ہے، تیل کے عظیم ذخائر کی بدولت بین الاقوامی سیاست میں یہ ملک اہم ترین کردار ادا کرتا ہے، لفظ ایران کا مطلب آریاؤں کی سرزمین ہے، ملک ایران 1648195 مربع کیلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے، وہاں کی کل آبادی 85 ملین سے زائد ہے، آبادی کے لحاظ سے ایران دنیا میں 17 ویں نمبر پر ہے، آج کل ایران اقتصادی بحران کا شکار ہے اور وہاں کا سب سے بڑا اور سنگین مسئلہ بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور بے لگام وبے تحاشہ مہنگائی ہے۔ ابھی دو تین دن پہلے ایرانی پارلیمنٹ نے اپنے وزیر خزانہ کا مواخذہ کرتے ہوئے انھیں ایوان سے برطرف کردیا، ایران میں بڑھتی اور بے تحاشہ مہنگائی نے وزیر خزانہ کو پارلیمنٹ سے برخاست کروادیا، ایرانی پارلیمنٹ نے گذشتہ اتوار اور یکم رمضان کے دن وزیر خزانہ عبدالناصر ہمتی کے خلاف مواخذے کی تحریک منظور کرتے ہوئے، انہیں ایوان سے برطرف کردیا، ایرانی پارلیمنٹ نے اقتصادی بدانتظامی اور اپنی کرنسی ریال کی قدر میں مسلسل کمی پر ملک کے وزیر خزانہ کو برطرف کرنے کے حق میں ووٹ دیا، پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا کہ 273 میں سے 182 ارکان نے عبدالناصر ہمتی کے خلاف ووٹ دیا، جبکہ ایوان میں 290 نشستیں ہیں۔ یہ برطرفی ایرانی صدر مسعود پزشکیان کی کابینہ کے اقتدار سنبھالنے کے 6 ماہ بعد عمل میں آئی ہے۔ یہ قدم ملک میں بڑھتی مہنگائی، بے روزگاری اور ریال کی تاریخی گراوٹ کے درمیان اٹھایا گیا ہے۔ صدر مسعود پزشکیان نے مواخذے کی کارروائی کے دوران اپنے وزیر خزانہ کا دفاع کیا اور کہا کہ معاشرے کے موجودہ معاشی مسائل کا تعلق کسی ایک فرد سے نہیں ہے اور نہ ہی ہم فرد واحد کو اسکے لئے ذمہ دار ٹھہرا سکتے ہیں، دوسری جانب ارکان پارلیمان نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے عبدالناصر ہمتی کو ملک کے معاشی مسائل کا ذمہ دار قرار دیا، ایک رکن پارلیمنٹ روح اللہ متفکر آزاد نے اپنے بیان میں کہا کہ عوام مہنگائی اور بے روزگاری کی نئی لہر کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتے، غیر ملکی کرنسی کی قدر اور اشیاء کے نرخوں میں اضافے کو بہرحال کنٹرول کرنا چاہئے، ایک اور رکن پارلیمان فاطمی محمد نے کہا کہ ملک کے حالات یہ ہو گئے ہیں کہ لوگ دوائیں اور طبی آلات خریدنے سے قاصر ہو گئے ہیں، خیال رہے کہ مسعود پزشکیان نے گزشتہ برس جولائی میں معیشت کی بحالی اور مغربی پابندیوں کے خاتمے کے عزم کے ساتھ صدر کا عہدہ سنبھالا تھا، مگر وہ اپنے عزائم کو عملی جامہ پہنانے میں ہنوز ناکام ہیں، ایرانی ریال کی قدر گرتی چلی جارہی ہے اور افراط زر بڑھتا چلا جارہا ہے جس کا اظہار اراکین پارلیمان نے عدم اعتماد کے ووٹ کے ذریعے وزیر خزانہ واقتصادیات کو ان کے عہدے سے ہٹا کر کیا ہے، ہمتی کے خلاف ووٹنگ ہوئی، جس میں 273 میں سے 182 ارکان پارلیمنٹ نے وزیر خزانہ کے خلاف ووٹ دیا، ایران کو ایک عرصے سے معاشی بحران کا سامنا ہے، اتوار کو بلیک مارکیٹ میں ریال کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے 920,000 لاکھ تک گرگئی، جو 2024 کے وسط میں 600,000 لاکھ تھی، وہاں کے حالات بدستور خراب ہوتے جارہے ہیں۔ ایران کی معیشت دسمبر 2024 میں مزید کمزور ہوئی کیونکہ شام میں بشارالاسد حکومت کے خلاف بحران گہرا ہوتا چلا گیا۔ ایران کو 2018 سے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی طرف سے سخت پابندیوں کا سامنا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ کے دوبارہ صدر بننے کے بعد ایران پر مزید سخت پابندیوں کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ امریکہ نے حال ہی میں ایران کی تیل کی تجارت پر نئی پابندیاں عائد کیں، جس سے اس کی معیشت پر مزید دباؤ ڈالا گیا۔ عالمی بینک کے اعداد وشمار کے مطابق ایران میں افراط زر کی شرح 2019 سے مسلسل 30 فیصد سے اوپر رہی ہے۔ یہ شرح 2026 میں 48 فیصد تک پہنچ جائے گی۔ اسی وجہ سے اپریل 2023 میں ایرانی پارلیمنٹ نے اس وقت کے وزیر صنعت رضا فاطمی کو بھی برطرف کردیا تھا۔ اسرائیل کے ساتھ جاری کشیدگی بھی ایران کے اقتصادی بحران کی ایک

بڑی وجہ بن گئی ہے۔ دونوں ممالک ایک دوسرے پر متعدد بار حملے کرچکے ہیں جس کی وجہ سے تجارت اور سرمایہ کاری متاثر ہورہی ہے۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اگر یہ تنازعہ بڑھتا ہے تو اس سے ایران کی معیشت پر مزید سنگین اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ ایرانی وزیر خزانہ کے مواخذے اور ان کو برطرف کرنے کے بعد خبر ہے کہ ایران کے نائب صدر جواد ظریف بھی اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے ہیں، ایران کے نائب صدر محمد جواد ظریف نے اچانک اپنے عہدے سے استعفی دے دیا، ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق صدر مسعود پزشکیان کو جواد ظریف کا استعفی موصول ہوگیا ہے، تاہم اس پر ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا، استعفی دینے کے بعد جواد ظریف نے انکشاف کیا کہ انہیں اور ان کے خاندان کو شدید الزامات، دھمکیوں اور توہین کا سامنا تھا، انہوں نے کہا کہ ایران کی عدلیہ کے سربراہ نے انہیں مستعفی ہونے کا مشورہ دیا، جس پر میں نے عمل کیا، جواد ظریف 2013 سے 2021 تک حسن روحانی کی حکومت میں وزیر خارجہ رہے، انہوں نے ایران اور عالمی طاقتوں کے درمیان جوہری معاہدے میں اہم کردار ادا کیا تھا، جس کے باعث وہ عالمی سطح پر ایک نمایاں سفارت کار سمجھے جاتے ہیں، ان کے استعفی کو ایرانی سیاست میں بڑی تبدیلی قرار دیا جارہا ہے اور مبصرین کا کہنا ہے کہ اس کے اثرات ایران کی داخلی و خارجی پالیسی پر بھی پڑھ سکتے ہیں، تجزیہ نگاروں کے مطابق اقتصادی بحران کی وجہ سے ایرانی نائب صدر نے استعفی دیا ہے، تاکہ کہیں ایوان انکا مواخذہ بھی نہ کرلے، مواخذے سے بچنے کی یہ کوشش بھی ہوسکتی ہے۔ یہ تو تھی ایران کی تازہ صورتحال، آیئے اب ذرا جائزہ لیتے ہیں اپنے ملک بھارت کا، یہاں کی صورتحال کیا ہے، اس کو سمجھنے کے لئے گزشتہ ہفتے کی یہ رپورٹ جو اواخر فروری میں شائع ہوئی ہے، ملاحظہ فرمایئے۔ ”ہندوستان دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت میں سے ایک ہے، غور کرنے والی بات یہ ہے کہ ہندوستان کی آبادی تقریبا 1.4 ارب ہے اور اتنی بڑی آبادی میں سے تقریبا 100 کروڑ لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ان کے پاس اشیائے ضروریہ کے علاوہ کچھ بھی خریدنے کو پیسے نہیں ہیں، یعنی بھارت کو کنگال بنادیا گیا، 'بلوم وینچرس' کی سنسنی خیز ایک نئی رپورٹ میں اس تعلق سے کچھ اہم انکشافات ہوئے ہیں، اس رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والے لوگوں کی تعداد 13 سے 14 کروڑ کے درمیان محدود ہے، یہ تعداد اترپردیش کی آبادی سے بھی کم ہے، اس کے علاوہ 30 کروڑ ایسے لوگ ہیں جو دھیرے دھیرے خرچ کرنا سیکھ رہے ہیں، لیکن ان کی جیبوں میں اتنے پیسے نہیں بچ رہے ہیں کہ وہ اضافی خرچ کرسکیں، ڈیجیٹل پیمنٹس نے ہندوستانی شہریوں کی خریداری کو آسان تو بنادیا ہے لیکن لوگوں کے خرچ کرنے کی عادتوں میں اب بھی پس وپیش کی کیفیت بنی ہوئی ہے، ہندوستان میں امیروں کی تعداد میں اس تیز رفتاری کے ساتھ اضافہ نہیں ہورہا ہے، جتنی تیزی سے امیروں کی دولت میں اضافہ ہورہا ہے، یعنی جو پہلے سے امیر ہیں وہ مزید امیر ہوتے جارہے ہیں، لیکن نئے امیروں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہورہا ہے، اس کا اثر براہ راست بازار پر پڑ رہا ہے، کمپنیاں اب سستی مصنوعات بنانے کے بجائے مہنگے اور پریمیم پروڈکٹس بنانے پر زور دے رہی ہیں، مثلا لگزری اپارٹمنٹس کی طلب میں اضافہ ہورہا ہے اور سستے وقابل استطاعت گھروں کی حصہ داری گزشتہ پانچ سالوں میں 40 فیصد سے کم ہوکر صرف 18 فیصد رہ گئی ہے، قیمتی اسمارٹ فون تو تیزی سے فروخت ہورہے ہیں لیکن سستے ماڈل کے خریدار کم ہوگئے ہیں کولڈ پلے اور ایڈ شیران جیسے بین الاقوامی ستاروں کے مہنگے کنسرٹ ٹکٹ پلک جھپکتے ہی فروخت ہوجاتے ہیں، لیکن عام لوگوں کے لئے تفریح مہنگا ہوتا جارہا ہے، بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق کووڈ 19 کے بعد ہندوستان کی معیشت کی بحالی k کی شکل کی رہی ہے یعنی امیروں کے لیے اچھے دن تو آگئے لیکن غریبوں کی حالت اور خراب ہوگئی، اس کو اس طرح سمجھیئے کہ 1990 میں ہندوستان کے سر فہرست 10 فیصد لوگ 34 فیصد قومی آمدنی کے مالک تھے، آج وہی 10 فیصد لوگ 57.7 قومی آمدنی کے مالک ہوگئے ہیں، ملک کے سب سے غریب 50 فیصد لوگوں کی آمدنی 22.2 فیصد سے کم ہوکر محض 15 فیصد رہ گئی ہے یعنی امیروں کے لئے دنیا اور چمکدار ہوگئی ہے، جبکہ غریبوں کے لئے حالات پہلے سے زیادہ مشکل ہوگئے ہیں، ہندوستان کا متوسط طبقہ بھی مشکلات میں پھنستا جارہا ہے، مہنگائی میں تو اضافہ ہورہا ہے لیکن ان کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں ہورہا ہے، گزشتہ 10 سالوں میں ٹیکس دینے والے متوسط طبقے کی آمدنی عملی طور پر جمود کا شکار رہی ہے، یعنی مہنگائی کے حساب سے دیکھیں تو ان کی تنخواہ نصف ہوگئی ہے، اگر آج کی بات کریں تو متوسط طبقے کی بچت گزشتہ 50 سال کی کم ترین سطح پر ہے لوگوں کی ضروریات میں اضافہ ہورہا ہے لیکن آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہورہا ہے“ بھارت میں ہر روز مسلسل یہ دعوی کیا جارہا ہے کہ 2047 تک بھارت ترقی یافتہ ملک بن جائے گا، وزیر اعظم مودی کی قیادت میں بھارتی حکومت اور بی جے پی این ڈی اے کا یہ عزم ہے اور عوام کو بھی اسی کے لیے پکارا جارہا ہے، وزیر اعظم نے بھارت کو دنیا کے لئے کارخانہ قرار دیا ہے، حالانکہ یہ جزوی سچائی لگتی ہے کیونکہ بھارت مینوفیکچرنگ پیداوار اور صنعت وغیرہ میں مسلسل پیچھے جارہا ہے، مقصد یہ طے کیا گیا تھا کہ اس شعبے کا جی ڈی پی میں حصہ تقریبا 25 فیصد ہونا چاہیے لیکن یہ حصہ 15 فیصد سے بھی کم ہو گیا ہے یہ وہ شعبہ ہے جس میں روزگار کے وسیع مواقع پیدا ہوتے ہیں، دراصل بھارت مینوفیکچرنگ ہب کی بجائے ٹریڈنگ ملک بنتا جارہا ہے، یہاں عام آدمی کی اوسط آمدنی تقریبا 28 فیصد بڑھی ہے، جبکہ صنعت کاروں اور امیروں کی آمدنی میں 350 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، یہ اقتصادی عدم مساوات بھارت کی اصل حقیقت ہے، اس لئے ترقی یافتہ معیشت کے بارے میں کوئی خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے، اس وقت بھارت چار ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے سے بہت پیچھے ہے تو پھر یہ پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت والا ملک کیسے بنے گا؟ ویسے 30 ٹریلین ڈالر کے جھوٹے دعوے بھی کئے جارہے ہیں، اس ملک میں 81 کروڑ سے زیادہ لوگوں کو ہر ماہ مفت اناج فراہم کیا جارہا ہو اور یہ اسکیم 2029 تک جاری رہے گی، وہ ملک 2047 تک ترقی یافتہ ممالک کے گروہ میں کیسے شامل ہوسکتا ہے؟ دراصل مفت خور سیاست ایک طبقے کو سست اور نکما بنارہی ہے اور معیشت کو کھوکھلا کررہی ہے، کیونکہ بھارت میں ہنر کی کمی ہے، پیداوار میں کمی ہے، آمدنی اور خرچ کے موازنہ میں عدم توازن ہے، تو یہاں کی معیشت کس طرح بڑھ سکتی ہے؟ 10 فیصد لوگوں کے ذریعے ملک کب تک چل سکتا ہے؟ یہ بھارت کی داخلی حقیقت ہے، چونکہ آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہورہا ہے یا آمدنی کے ذرائع خشک ہوتے جارہے ہیں، اس لئے اسکا اثر اوسط بچت پر بھی پڑے گا، بھارت میں بچت کے معاملے میں تقریبا 44 فیصد کمی آئی ہے، جو بچت 20/2019 میں 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ تھی، اب 2025 میں وہ گھٹ کر 6.52 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی ہے، ملک میں بے روزگاری اور مہنگائی پر کوئی قابو نہیں پایا جارہا ہے، تعلیم اور صحت میں کوئی اہم ترقی نہیں ہورہی ہے، ہماری کرنسی مسلسل گرتی جارہی ہے، آج بازار کی کشادگی کے وقت ڈالر کی قدر 87.36 روپے تھی، جو ملکی تاریخ میں سب سے کم ترین سطح پر ہے، 2014 میں بھاجپا کے اقتدار میں آنے سے بھارت آزادی کے بعد سے اب تک کے سب سے بدترین اور مشکل دور سے گزر رہا ہے، جون 2024 میں ملک پر 176 لاکھ کروڑ کا قرضہ تھا، اب یہ قرضہ مارچ 2025 تک بڑھ کر 181 لاکھ کروڑ ہوجائے گا، ایسی صورت میں یہ کہنا درست ہے کہ نریندر مودی ہر سطح (خارجی وداخلی (پر اقتصادی وسفارتی, جنگ ہار چکے ہیں، اپریل میں اقتصادی تباہی کا جو طوفان متوقع ہے، وہ منھ سے نوالہ ہی نہیں چھیننے گا تن سے کپڑے بھی اتار لے گا۔۔ بھارت کے لوگوں کو جھوٹ اور فریب کے ذریعے کب تک بہلایا جائے گا؟ اپنے یہاں بھی ایران جیسی صورتحال ہے، ایران ان دنوں جس طرح اقتصادی بحران کا شکار ہے، وہاں بے روزگاری، مہنگائی اور افراط زر کی مسلسل کمی کی وجہ سے جن چیلنجوں کا سامنا ہے، ٹھیک اسی طرح اپنے بھارت کی صورتحال بھی یہی ہے، لیکن ایران میں وزیر خزانہ کا مواخذہ ہورہا ہے اور انھیں پارلیمنٹ سے برطرف کیا جارہا ہے، وہاں کا نائب صدر ملکی حالات کے پس منظر میں استعفی دے رہا ہے اور بھارت میں کیا ہورہا ہے؟ یہاں بڑھتی مہنگائی کے بارے میں وزیر خزانہ سے سوال کیا جاتا ہے، اشیائے ضروریہ کی بڑھتی قیمت کے بارے میں سوال پوچھا جاتا ہے تو فینانس منسٹر فرعونی لہجے میں میڈیا والوں کو جواب دیتی ہیں کہ میں پیاز اور لہسن وغیرہ نہیں کھاتی ہوں، ملک میں بے روزگاری سر چڑھ کر بول رہی ہے، مہنگائی کا عفریت آسمان چھو رہا ہے، کرنسی زمین بوس ہورہی ہے، ایسے میں بھارت کے فینانس منسٹر اور حکمراں طبقے کا مواخذہ کب ہوگا؟ کس چیز کا انتظار کیا جارہا ہے؟ اور انھیں پارلیمنٹ سے کب برطرف کیا جائے گا، کیا بھارت میں بھی حکمراں طبقے کا کوئی وزیر اخلاقی طور پر استعفی دے گا؟ اگر نہیں تو پھر ملک کے لئے آگے کا راستہ کیا ہے؟

مسلمانوں پر فرقہ پرستوں کے تمام حملوں کا جواب کیا ہوسکتا ہے؟ کیا نہیں ہوسکتا ہے؟

از قلم: عبدالعزیز

مسلمانوں پر آئے دن فرقہ پرستوں کی طرف سے حملے پر حملے ہورہے ہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کرنے کی ایک ایسی کوشش ہے جس سے ہندو مسلمان ایک دوسرے سے جنگ آزمائی کرنے لگیں۔ اس کی ایک وجہ تو بہت واضح ہے وہ یہ کہ اقتدار پر قبضہ جمانا ہے۔ رام مندر کی تعمیر کے لئے تحریک برپا کرکے ان عناصر کو کامیابی ہوئی۔ لوک سبھا میں دو سیٹوں سے ان کی 282 سیٹیں 2014ء میں، 2019ء میں 303 اور 2024ء میں 240 سیٹیں حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کامیابی سے ان کا حوصلہ دن بدن بڑھتا گیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی نہ کسی مسئلے میں الجھانا، پریشان کرنا، ان کی جان ومال پر حملے کرنا ان کے لئے ضروری ہوگیا ہے۔ مسلمانوں کی ہر نشانی اور ہر علامت کو وہ مٹانا چاہتے ہیں۔ ان کو مسجد کے میناروں سے دشمنی ہے۔ راستوں کے ان ناموں سے دشمنی ہے جو کسی مسلمان کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ اب وہ مسجدوں کے نیچے مندروں کی تلاش کے بہانے مسجدوں کی عمارتوں کو نہ صرف نقصان پہنچانا چاہتے ہیں بلکہ بابری مسجد کی طرح ان کو منہدم کرکے مندر بنانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ یہ کام کئی طرح سے وہ انجام دے رہے ہیں۔ فساد اور تشدد ان کا پہلا ذریعہ ہے۔ دوسرا ذریعہ ہے قانون سازی جس سے وہ دین کی تبلیغ واشاعت میں رکاوٹ ڈالنا چاہتے ہیں اور تبدیلیِ مذہب پر قدغن لگاتے ہیں۔ غرض کوئی ایسا ذریعہ یا طریقہ نہیں ہے جس کا وہ استعمال اسلام اور مسلم دشمنی میں نہ کرتے ہوں۔ مسلمانوں کی جان لینا، مسلم عورتوں کی عصمت دری کرنا جیسے عظیم گناہ اور جرم کو اپنے لئے پُن اور ثواب سمجھتے ہیں۔ اسلام دشمنی اور مسلم دشمنی کا زہر تقریباً 20 سے 25 فیصد ہندوؤں میں سرایت کرگیا ہے۔ خاکسار نے اس سلسلے میں فرقہ پرستوں کی دشمنی کا کیسے اور کس طرح سے جواب دیا جائے یا کم کیا جائے، کئی مضامین اکثر وبیشتر لکھے ہیں۔ مضامین شائع بھی ہوئے ہیں۔ دیگر لوگوں کے مضامین بھی ان موضوعات پر شامل ہوتے رہے ہیں۔ مضامین یا لوگوں کی تحریروں سے وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ رہنمائی ملتی رہتی ہے۔ لیکن جو رہنمائی مستقل طور پر ملتی ہے وہ ہے قرآن اور حدیث سے۔ قرآن وحدیث سے جو رہنمائی حاصل کرنی چاہئے جس طرح حاصل کرنا چاہئے اور جس طرح عمل کرنا چاہئے اس میں بہت بڑے پیمانے پر اکثر مسلمانوں سے کوتاہی سرزد ہورہی ہے۔ مسلمانوں کے پاس جب کوئی معاملہ یا مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ اللہ رسولؐ کی طرف دیکھنے کے بجائے وہ اکثر وبیشتر دنیا پرست انسانوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور اسی طرح کا کردار ادا کرتے ہیں جس طرح کا کردار غیر مسلم ادا کررہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب مسلمان اللہ کی طرف رجوع نہیں کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل نہیں کریں گے، اپنے انداز یا دیگر لوگوں کے طریقے پر عمل پیرا ہوں گے تو اللہ کی طرف سے مدد ونصرت کیسے آسکتی ہے؟ لہٰذا سب سے بڑا جواب جو اسلام دشمنوں یا مسلم دشمنوں کا ہوسکتا ہے وہ 'رجوع الی اللہ' ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے: فَفِرُّ وْا اِلَی اللّٰہ“ (اللہ کی طرف دوڑو)۔ علامہ اقبال نے آج جیسے حالات پر کہا تھا

”اٹھو وگرنہ حشر نہ ہوے گا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا“

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہی: ”یا ایھاالذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہٗ لکم عدوٌ مبین۔

(ترجمہ: اے ایمان والو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔)

وفاداری کی تقسیم ایمان اور اسلام کے منافی ہے بلکہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے شرک ہے۔ یہیں سے شیطانوں کو انسانوں کو گمراہ کرنے کی آسانیاں میسر آتی ہیں۔ اس وجہ سے قرآن میں اس فتنے کے دروازے کو بند کرنے کی ہدایت کی ہے اور حکم دیا ہے کہ سب کے سب بغیر کسی استثنا اور بغیر کسی تحفظ کے اسلام میں یعنی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں داخل ہوجائیں۔ اطاعتِ کامل کا یہی راستہ امن وعدل کا راستہ ہے اور اسی راستے پر چلنے والوں کے لئے فوز وفلاح ہے۔ جو لوگ اس سے ہٹ کر کوئی راہ نکالنا چاہتے ہیں اور بیک وقت کفر اور اسلام دونوں سے رسم وراہ رکھنے کے خواہشمند ہیں، وہ شیطان کے نقش قدم کی پیروی کررہے ہیں۔ اور شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے، اس لئے کہ اس نے روزِ اوّل ہی سے اس کی راہ مارنے اور اس کو گمراہ کرنے کا کھلم کھلا الٹی میٹم دے رکھا ہے۔ ہر فرد کو اپنا جائزہ خود لینا چاہئے کہ اس کا دعوائے مسلمانیت اور دعوائے اسلام کتنا سچا اور پکا ہے۔ اگر وہ نماز پڑھے بغیر بھی مسلمان ہے اور اپنے ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر مسلمان ہے اور بھائی بہنوں کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ دوسروں کی زمینوں، جائدادوں، دکانوں، مکانوں کو ہڑپ کرکے اہل اسلام ہونے کا دعویدار ہے تو اسے سچے دل سے غور کرنا چاہئے کہ کیا وہ اسلام میں داخل ہے؟ کیا وہ شیطان کی کھلم کھلا پیروی نہیں کررہا ہے جو اس کا کھلا دشمن ہے؟ اگر حقیقی مسلمان ہونا ہے تو اس تناقض اور منافقت سے دور ہونے کی ضرورت ہے اور اللہ ورسولؐ کی مکمل اطاعت ہر معاملے میں، ہر شعبۂ حیات میں کرنا ضروری ہے۔ یہ خاص جواب ہے جو اوپر بتایا گیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملک میں جو دستور ہم سب کو مظاہرے یا احتجاج کرنے کا حق دیتا ہے اس کا ہم استعمال نہ کریں بلکہ بھرپور طریقے سے استعمال کریں کیونکہ قرآن اور سنت کی طرف سے بھی ظلم وزیادتی کے خلاف زبان کھولنے، احتجاج کرنے اور مظاہرے کرنے کی اجازت ہے۔ حدیث میں ایمان کے تین درجے بیان کئے گئے ہیں: ظلم کے خلاف جس کسی نے قیام حق وسنت کی راہ میں اپنے ہاتھ سے کام لیا وہ مومن ہے۔ جو ایسا نہ کرسکا مگر زبان سے کام لیا وہ بھی مومن ہے۔ جس سے جہاد لسانی بھی نہ ہوسکا صرف دل کے اعتقاد اور نیت کے ثبات کو ان کے خلاف کام میں لایا تو وہ بھی مومن ہے۔ لیکن اس آخری درجے کے بعد ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے، حتیٰ کہ رائی برابر بھی ایمان نہیں ہوسکتا۔ ملک میں عدلیہ بھی ہے۔ عدلیہ کا جو رجحان اور کردار ہے فی الوقت وہ مبنی بر انصاف نہیں ہے پھر بھی کبھی کبھی کسی نہ کسی جج یا سپریم کورٹ کی کسی بنچ سے انصاف کی بات ہوتی ہے، اس لئے عدلیہ سے بالکل ناامید نہیں ہونا چاہئے بلکہ قانونی چارہ جوئی کرتے رہنا چاہئے۔ جمہوری اور قانونی طریقے کو نظرانداز کرنا ہرگز صحیح نہیں ہوگا۔ ہندو اور مسلمانوں میں خوشگوار تعلقات میں جدوجہد: مسلمانوں کو اور مسلمانوں کی ہر تنظیم کو چاہئے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں خوشگوار تعلقات کے لئے تمام ذرائع اور وسائل کا بھرپور استعمال کریں۔ غیر مسلموں سے ملنا جلنا، اپنی تقریبات کے موقع پر بلانا، عید وبقرعید کے موقع پر عید ملن اور دعوتِ افطار پر مدعو کرنا جیسے کاموں کو اولیت دینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”اور اے نبیؐ! نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں، تم بدی کو اس نیکی سے دفاع کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔“ (حٰم السجدہ: آیت 34) یعنی بدی کا مقابلہ محض نیکی سے نہیں بلکہ اس نیکی سے کرو جو بہت اعلیٰ درجے کی ہو یعنی کوئی شخص تمہارے ساتھ برائی کرے اور تم اس کو معاف کردو تو یہ محض نیکی ہے۔ اعلیٰ درجے کی نیکی یہ ہے کہ جو تم سے برا سلوک کرے تم موقع آنے پر اس کے ساتھ احسان کرو۔ اس کا نتیجہ یہ بتایا گیا ہے کہ بدترین دشمن بھی آخر کار جگری دست بن جائے گا۔ اس لئے کہ یہی انسانی فطرت ہے۔ گالی کے جواب میں آپ خاموش رہ جائیں تو بیشک یہ ایک نیکی ہوگی مگر گالی دینے والے کی زبان بند نہ کرسکے گی، لیکن اگر آپ گالی کے جواب میں دعائے خیر کریں تو بڑے سے بڑا بے حیا مخالف بھی شرمندہ ہوکر رہ جائے گا اور پھر مشکل ہی سے اس کی زبان آپ کے خلاف بدکلامی کے لئے کھل سکے گی۔ کوئی شخص آپ کو نقصان پہنچانے کا موقع ہاتھ سے نہ دیتا ہو اور آپ اس کی زیادتیاں برداشت کرتے چلے جائیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی شرارتوں پر اور دلیر ہوجائے لیکن اگر کسی موقع پر اسے نقصان پہنچ رہا ہو اور آپ اسے بچالیں تو وہ آپ کے قدموں میں آرہے گا۔ کیونکہ کوئی شرارت مشکل ہی اس نیکی کے مقابلے میں کھڑی رہ سکتی ہے۔ تاہم اس قاعدہ کلیہ کو اس معنی میں لینا درست نہیں ہے کہ اس اعلیٰ درجے کی نیکی سے لازماً ہر دشمن جگری دوست ہی بن جائے گا۔ دنیا میں ایسے خبیث النفس لوگ بھی ہوتے ہیں کہ آپ ان کی زیادتیوں سے درگزر کرنے اور ان کی برائی کا جواب احسان اور بھلائی سے دینے میں خواہ کتنے ہی کمال دکھائیں، ان کے نیش عقرب کا زہریلا پن ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوتا۔ لیکن اس طرح کے شر مجسم کے انسان قریب قریب اتنے ہی کم پائے جاتے ہیں جتنے خیر مجسم انسان کمیاب ہیں۔ شیطان پرستوں کی چال ہے کہ مسلمان مشتعل ہوجائیں تاکہ لڑائی جھگڑا عام ہوجائے اور جب لڑائی جھگڑا عام ہوجائے گا تو وہ سمجھتے ہیں کہ اکثریت ان کی ہے اس لئے آسانی سے مسلمانوں کو زیر کرلے جائیں گے۔ پولس اور عدلیہ میں بھی مسلمانوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوگی بلکہ ظالموں کی اور ستمگروں کی شنوائی ہوگی۔ یہ سمجھ کر وہ لڑائی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کی اس چال میں ہرگز نہیں آنا چاہئے بلکہ ہر قسم کی لڑائی سے بچنا اور بچانا ضروری ہے۔ مومنانہ صفتوں میں سے صلح جوئی مومن کی بہت بڑی صفت ہے۔ اس کا جھکاؤ ہمیشہ لڑائی سے ہٹ کر صلح کی طرف ہوتا ہے۔ مختصراً یہ کہ مسلمانوں کو نہ مشتعل ہونا چاہئے، نہ متزلزل ہونا چاہئے اور نہ بزدل ہونا چاہئے۔

E-mail:azizabdul03@gmail.com
Mob:9831439068

بین الاقوامی شہرت یافتہ شمس الرحمن فاروقی اور مغلطات: خواجہ احمد حسین

تحریر: خواجہ احمد حسین،
سابق ممبر مغربی بنگال اردو اکاڈمی کلکتہ۔
واٹس ایپ: 9831851566

انٹرنیشنل شہرت یافتہ محترم شمس الرحمن فاروقی بحیثیت ناقد وناول نگار اپنی ادبی خدمات کی بناء پر دنیا بھر میں مشہور ہیں مگر اس کے علاوہ ان کی ایک اور ذاتی صفت پہ بہت کم دانشوروں نے قلم اٹھایا ہے۔ وہ ہے دورانِ گفتگو دلچسپ انداز میں ”مغلظات“ کا بکنا، جو ان کا تکیہ کلام تھا۔ مجھے یاد ہے کہ کلکتہ کے ایک پانچ ستارہ پارک ہوٹل میں ایک انگریزی کتاب کا اجراء تھا۔ خاکسار خواجہ احمد حسین اور میرے دوست معروف صحافی خورشید اختر فرازی سامعین کی صف میں حاضر تھے۔ دورانِ گفتگو اچانک ان کے زبان سے لفظ ”سالے“ سن کر بیشتر سامعین نہ صرف حیرت زدہ رہے بلکہ چونک بھی گئے۔ مگر میں نہیں چونکا کیوں کہ الہ آباد میں ان کی رہائش گاہ پہ ذاتی گفتگو میں لفظ ”سالے“ کا استعمال ان کی زبان سے غصہ میں اکثر سن چکا تھا۔ البتہ ان کی زبان سے اچھا بھی لگتا تھا۔ ہاں! کسی کی تضحیک کرنا ان کا مقصد نہیں ہوتا تھا۔ جہاں تک میں نے محسوس کیا کہ یہ بس یوں ہی از راہِ گفتگو کی بات ہے۔ خواہ کسی کو گراں گزرتا ہو، ہمیں اس سے کوئی لینا دینا نہیں۔ پر سننے میں ہم احباب کو خوب مزہ آتا۔ ویسے فاروقی صاحب تھے بہت دلچسپ ونیک صفت انسان۔ یہ باتیں آلہ آباد قبرستان میں سنی، جہاں وہ دفن ہیں۔ پہلی باران کی قبر پہ فاتحہ پڑھنے کے بعد جہاں میرے ساتھ امین اختر فاروقی بھی تھے۔ غیر مسلم آبادی میں قبرستان کی جدت کاری اور صاف صفائی دیکھ کر جب وہاں کے گورکن سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ سب فاروقی صاحب کی دین ہے۔ بہت نیک انسان تھے۔ اکثر قبرستان آتے اور ہم سبھوں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ بہرالحال ٹاپک یہاں ادیبوں کا مغلظات ہے۔ ان کے اس لہجے کو ملک کے معروف جید سنیئر صحافی وادیب جمشید عادل علیگ جو دو دہائیوں سے صحافت سے جڑے ہوئے ہیں۔ 1985 سے خاکسار خواجہ احمد حسین سے ان کے گہرے مراسم ہیں۔ اس زمانے میں جمشید عادل کلکتہ کے سابق وزیر کلیم الدین شمس، مدیر اعلی آزاد ہند احمد سعید ملیح آبادی اور اس وقت کے کانگریسی رہنما سلطان احمد جو بعد میں ترنمول کانگریس کوٹہ سے مرکزی وزیر بھی ہوئے ان سبھوں سے بہت قریب رہے۔ سابق مرکزی وزیر طارق انور، صحافی شاہد صدیقی (سابق ممبر پارلیمنٹ) اور دہلی کے معروف صحافی بہار سے ایم ایل سی سید فیصل علی سے بھی ان کی قربت رہی۔ ایک اور واقعہ یاد آگیا۔ کلکتہ میں برسوں پہلے مغربی بنگال قومی تنظیم کے زیر اہتمام ایک ”اردو جلسہ“ پارک سرکس میدان میں منعقد ہوا۔ فلم اسٹار سنجے خان آئے تھے۔ اجیت کمار پانجہ جو اس وقت مرکزی وزیر تھے۔ ان کی موجودگی میں سنجے خان نے جمشید بھائی کی صلاحیت سے متاثر ہوکر انھیں اپنا ”پبلک ریلیشن آفیسر“ نامزد کیا تھا۔ جس کا گواہ خاکسار خواجہ احمد حسین ہے۔ وہ سب ایک قصۂ پارینہ ہے۔

”یادِ ماضی عذاب ہے یارب“

آج جمشید عادل دہلی کے مؤقر اردو اخبار ”سچ کی آواز“ سے وابستہ ہیں۔ فی الحال جمشید عادل اپنی زیرِ ترتیب کتاب ”ادبی شخصیات کے مغلظات“ کو بہت ہی خوبصورت انداز میں دنیائے ادب کے سامنے پیش کرنے جارہے ہیں۔ راقم خواجہ احمد حسین کو ان کا یہ اچھوتا انداز بے حد پسند آیا۔ لہذا اس کتاب سے ایک دلچسپ اقتباس جو چونکانے والا ہے قارئین کے لئے پیشِ خدمت ہے۔ ”شمس الرحمن فاروقی صاحب کا کیا کہنا، میں ان کے فکروفن، نقد ونظر کا معترف تو ہوں ہی مگر ان کی گالیاں بھی بڑا الطف دیتی تھیں۔ میں اکثر گالیاں سننے کے لیے بھی ان سے ملنے جاتا اور بہت محظوظ ہوتا۔۔۔۔ وہ اصغر گونڈوی کو مولوی، پلپلا شاعر کہتے۔ کبھی کبھی انھیں بھوتنی کے خطاب سے بھی نواز دیتے۔۔۔ اور اس بات سے خفا رہتے کہ اس پلپلے شاعر کو نصاب میں رکھا گیا ہے اور پھر گالیاں۔۔۔۔۔۔۔ وہ اردو اخبارات کو بھی چیتھڑا کہتے تھے۔ املا کی غلطی، تذکیر وتانیث کا فرق، مضامین کی طویل تمہید کو لیکر بہت چڑھتے تھے۔ ان کے مطابق کام کی باتوں کے لیے بس چند سطور۔۔۔ ایسے مضامین کو صحافت کا اسقاط قرار دیتے اور پھر ایڈیٹر کی شامت آجاتی۔۔۔ اللہ کے بندے کو یہ شعور تو ہونا چاہیے کہ تمہید کی طوالت سے قاری کو بچاے۔ انگریزی اخبارات بھی دیکھے کہ کیسے ایک چھوٹے سے باکس میں پوری بات کہہ جاتے ہیں اکثر کہا کرتے تھے کہ 80 فیصد مضامین میں مولویت حاوی رہتی ہے جو ادبیت کا ختنہ کردیتی ہے ایسے لوگ آج ایڈیٹر بنے بیٹھے ہیں۔۔۔ میں نے کئی باران سے، انٹرویو کے لئے کہا مگر تیار نہیں ہوتے۔ کہتے کہ تم لوگ انٹرویو کی ریڑھ ماردو گے۔ میں نے شہریار کا انٹرویو دیکھا تھا۔ بس سنسنی پھیلاتے ہو اردو، ورُدو تو تم لوگوں کو آتی نہیں ہے۔ جملوں میں تکرار پر تکرار۔۔۔۔ پھر اردو صحافت کی ایسی تیسی کردیتے۔۔۔ ایک بار آلہ آباد سے دہلی آئے تو میں ان سے ملنے چلا گیا۔ اس دن موڈ میں تھے۔ میں نے پھر انٹرویو کی گردان کی۔۔۔۔ کہنے لگے اسی شرط پر انٹرویو دونگا جب تم اسے مجھے دکھا کر چھاپو گے۔ میں نے کہا کہ سر یہ تو اپنے پیشے سے غداری ہوگی لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ انٹرویو کے بعد اردو صحافت کے متعلق آپ کی سوچ کسی حد تک بدل جائے گی۔ انھوں نے حیرت سے مجھے دیکھا پھر بولے ۔۔۔۔ڈن۔۔۔۔ دوبارہ چاے منگوائی۔۔۔۔ انٹرویو ہوا اور چھپا بھی ۔۔۔۔ کئی دنوں تک میں بھی ہنھیسیت رہا کہ فاروقی صاحب کوئی خامی کوئی غلطی نکال کر ایڈیٹر کو مغلظات نہ سنانے لگیں اور میری کھاٹ نہ کھڑی کردیں مگر شکر ہے سب ٹھیک رہا۔،، اللہ ان کے درجات بلند فرمائے: ”معروف افسانہ نگار مشتاق احمد نوری ایک دبنگ بیوروکریٹ رہے ہیں۔ ان کی گالی بھی منھ کو بڑا مزہ دیتی ہیں۔ میں اکثر ان کے بیلی روڈ پٹنہ واقع آفیسرز فلیٹ جایا کرتا تھا۔۔۔۔“ (جمشید عادل کی زیرِ ترتیب کتاب ادبی شخصیات کی مغلظیات سے ماخوذ)۔ امید ہے کہ یہ نیا انداز آپ کو پسند آئے گا۔ الہ آباد کے ہی فراق گورکھپوری (لیجنڈری ادبی شخصیت) اور مغربی بنگال، کلکتے کی معروف ادبی شخصیت بھگوت گیتا کے منظوم اردو ترجمہ کے معروف مترجم محترم صلو چودھری (گینز بک ایوارڈ یافتہ) بھی اپنے مغلظات کی بنا خوب چرچے میں رہے ہیں۔ ہاں! مگر ان کے منہ سے مغلظات سننے میں بھدا انھیں لگتا بلکہ مزہ آتا ہے۔ اسی نوعیت کی ایک کتاب کلکتہ کے معروف ادیب وشاعر رسالہ ”انشاء“ کے مدیر ف س اعجاز نے ”ادیبوں کا معاشقہ“ لکھ کر قاریوں سے خوب داد حاصل کرچکے ہیں، امید ہے کہ جمشید عادل کی بھی یہ کتاب ادبی دنیا میں دھماکہ خیز ثابت ہوسکتی ہے۔ قاری کو اس کتاب کا انتظار رہے گا۔

شام میں علوی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد کا قتل، عینی شاہدین نے بی بی سی کو کیا بتایا؟

دمشق: ۱۱/مارچ: شام کی عبوری حکومت نے اتوار کو اس وقت عوام کو متحد رہنے کی اپیل کی جب ملک کے سابق سربراہ بشارالاسد کے مضبوط گڑھ سمجھے جانے والے علاقوں میں تشدد اور ہلاکتوں کے واقعات پھوٹ پڑے۔ اطلاعات کے مطابق شام کے ساحلی شہروں لاذقیہ اور طرطوس کے ان علاقوں سے سینکڑوں لوگ اپنے گھر چھوڑ کر جاچکے ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہاں بڑے پیمانے پر ہلاکتیں اور لوٹ مار ہوئی۔ ان کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں بچے، خواتین اور نہتے لوگ بھی شامل تھے۔ شام کے ساحلی شہر بانیاس میں علوی اکثریتی القصیر کے علاقے کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ سڑکوں پر ہر جانب خون میں لت پت لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ یہاں بچوں، خواتین اور نہتے لوگوں کو بھی بے دردی سے ہلاک کیا گیا۔ شام کے سابق صدر بشارالاسد بھی علوی کمیونٹی سے ہی تعلق رکھتے تھے جو ملک کی آبادی کا دس فیصد بنتی ہے۔ یہ گروپ اہل تشیع کا ہی ایک فرقہ ہے۔ شام کی اکثریتی آبادی سنی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ لوگ اتنے خوفزدہ تھے کہ وہ اپنے گھروں کی کھڑکیوں سے بھی باہر نہیں دیکھ رہے تھے۔ انٹرنیٹ کی سروسز معطل تھیں مگر جیسے ہی یہ بحال ہوئیں تو لوگوں کو اس بارے میں پتہ چلا کے فسادات کے دوران ان کے پڑوسی بھی مارے گئے ہیں۔ ایمن فارس نامی ایک شخص نے بی بی سی کو بتایا کہ وہ حالیہ دنوں میں ہی جیل سے رہا ہوکر آئے ہیں۔ ان کے مطابق انھوں نے اگست 2023 میں فیس بک پر ایک ویڈیو پوسٹ کی تھی جس میں انھوں نے اس وقت شام کے حکمران بشارالاسد پر تنقید کرتے ہوئے انھیں ایک بدعنوان حکمران قرار دیا تھا۔ ان کے مطابق اس ویڈیو پوسٹ کرنے کے فوراً بعد انھیں گرفتار کرلیا گیا تھا اور پھر جب گذشتہ برس دسمبر میں بشارالاسد کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو انھیں رہائی ملی۔ القصیر کے علاقے میں جن جنگجوں نے دھاوا بولا تھا انھوں نے ایمن فارس کو پہچان لیا اور انھیں قتل نہیں کیا مگر ان کا سامان لوٹ لیا۔ وہ ایمن کی گاڑیاں ساتھ لے گئے اور دیگر گھروں پر بھی انھوں نے چھاپے مارے۔ ایمن فارس نے فون پر بتایا کہ وہ اجنبی لوگ تھے، مجھے ان کی شناخت اور زبان کے بارے میں کچھ علم نہیں مگر بظاہر وہ ازبک اور چیچن لگ رہے تھے۔ ان کے مطابق ان جنگجوں کے ہمراہ کچھ شامی بھی تھے مگر وہ شامی فوج کے لوگ نہیں تھے۔ لوگوں کو قتل کرنے والے کچھ سویلین بھی ان شدت پسندوں کے ساتھ آئے تھے۔ ایمن فارس کا کہنا ہے کہ انھوں نے لوگوں کو ان کے گھروں میں قتل ہوتے دیکھا ہے۔ ان کے مطابق بچے اور خواتین بھی خون میں لت پت تھیں۔ ان کے مطابق کچھ خاندان اپنے گھروں کی چھتوں پر بھاگ کر چلے گئے مگر پھر بھی ان کی جان بخشی نہ ہوسکی۔ ان کے مطابق یہ سب بہت ہی وحشت ناک تھا۔ برطانیہ میں مقیم سرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق لاذقیہ، جبلہ اور بانیاس میں 740 عام شہری مارے گئے ہیں۔ بشارالاسد دور کے 300 سیکیورٹی فورسز کے اہلکار بھی ان جھڑپوں میں مارے گئے ہیں۔ بی بی سی آزادانہ طور پر ان ہلاکتوں کی تصدیق نہیں کرسکا ہے۔ ایمن فارس کا کہنا ہے کہ جب شامی فوجی اور سیکیورٹی فورسز کے اہلکار بانیاس شہر میں آئے تو پھر حالات قابو میں آگئے۔ ان کے مطابق شامی فوجیوں نے دیگر گروہوں کو اس شہر سے باہر نکال دیا اور یہاں سے نقل مکانی کرنے والے خاندانوں کو محفوظ جگہوں تک پہنچنے کے لیے رستہ دیا۔ بانیاس کے ایک اور شہری علی جو اپنا پورا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے ہیں نے بھی ایمن فارس کی باتوں کی تصدیق کی ہے۔

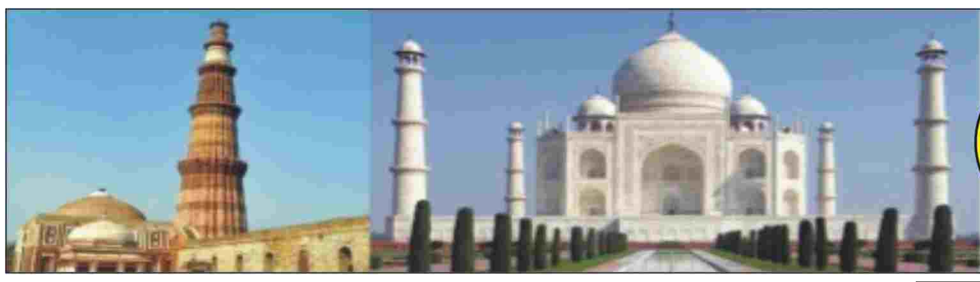

پدم شری ڈاکٹر سوما گھوش اور محمد ایاز کا رنگ غزل پروگرام اختتام

اردو دن کے موقع پر شاعری محفل اور رنگارنگ غزلوں نے سامعین کو مسحور کر دیا

سولاپور: 11/مارچ (اِقبال باغبان)۔ حکومت مہاراشٹر کے اقلیتی محکمہ کے سولاپور اردو گھر کی جانب سے اور انڈین آرٹس براڈکاسٹنگ اکیڈمی، سولاپور کے اشتراک سے پدم شری ڈاکٹر سوما گھوش اور مہاراشٹر کے مہا گائک یافتہ محمد ایاز کا غزل کی شام ’رنگِ غزل‘ کا پروگرام اور مشاعرہ چھترپتی شواجی رنگ بھون میں کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر مونیکا سنگھ ٹھاکر، سب ڈویژنل آفیسر سولاپور نمبر۔1 اور سولاپور اردو گھر کلچرل کمیٹی کے نائب صدر شاعر سداشیو پڑدونے، شاعر شمیم عباس، شاعر سنتوش سنگھ، شاعر آرجو راجستھانی، شاعر شفیع شطاری اور شاعر آصف اقبال موجود تھے۔ اس مشاعرے کی صدارت شاعر بشیر پرویز نے کی۔ تعارف میں سداشیو پڑدونے نے یوم اردو کے موقع پر سولاپور اردو گھر کی جانب سے مختلف پروگرام منعقد کرنے کے مقصد کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد مشاعرے کا آغاز ہوا اور سنتوش سنگھ نے سب سے پہلے اپنی نظم پیش کی۔ اس کے بعد شاعر شفیع شطاری، شاعر آرجو راجستھانی، شاعر سداشیو پڑدونے، شاعر شمیم عباس اور آخر میں مشاعرے کے صدر شاعر بشیر پرویز نے اپنے اشعار پیش کر کے سامعین کو مسحور کر دیا۔ اس مشاعرے کی نظامت شاعر آصف اقبال نے کی۔ مشاعرے کے بعد پدم شری سوما گھوش اور محمد ایاز کا ’رنگ غزل‘ پروگرام شروع ہوا اور دونوں نے اچھی غزلیں پیش کر کے سامعین کی داد حاصل کی۔ ان تمام پروگراموں کی نظامت محمود نواز نے کی اور آخر میں شکریہ کا کلمہ ڈاکٹر ہارون رشید باغبان صاحب نے ادا کیا۔ اس موقع پر سولاپور اردو گھر کے رکن ڈاکٹر۔ شفیع چوبدار، سرفراز بلول خان، ماجد شیخ، ساحر نداف ناظیم راجہ باغبان وغیرہ موجود تھے۔

سعودی عرب کے اسکولوں میں چین کی سرکاری زبان کیوں پڑھائی جارہی ہے؟

ریاض: 11/مارچ: گزشتہ برس اگست میں سعودی عرب نے انگریزی کے بعد چین کی سرکاری زبان مینڈرین کو ایک لازمی غیر ملکی زبان کے طور پر متعارف کروایا جس کا اطلاق اس کے چھ انتظامی علاقوں میں سے تین میں ہوگا۔ سعودی سرکاری اسکولوں میں مینڈرین پڑھانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین اور سعودی عرب کے تعلقات میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ تیل سے مالا مال یہ خلیجی سلطنت، اپنی معیشت اور اسٹریٹیجک اتحاد میں تنوع پیدا کرنے پر زور دے رہی ہے۔ 2019 میں چین کے دورے کے بعد، سعودی ولی عہد محمد بن سلمان نے پورے تعلیمی نظام میں چینی زبان متعارف کرانے کے منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد سے کئی سعودی یونیورسٹیوں نے چینی زبان میں پروگرام شروع کیے ہیں۔ 2023 میں، ریاض میں پرنس سلطان یونیورسٹی نے ملک میں کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کی پہلی شاخ کا آغاز کیا۔ اور اندازہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں بچے دلچسپی بھی لے رہے ہیں۔ اس بارے میں مزید جاننے کے لیے ملتے ہیں 14 سالہ یاسر الشالان سے جو مینڈرین نصاب کی ایک کتاب میں چین میں مختلف پیشوں کے بارے میں پڑھ رہے ہیں ان کے پیچھے دیوار پر چین کا ایک نقشہ آویزاں ہے۔ وہ سعودی عرب کے ان ہزاروں بچوں میں سے ایک ہیں جو اسکولوں میں چینی زبان کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس زبان کو سیکھنے سے یاسر کو کچھ دلچسپ باتیں پتہ چلیں، جن میں سے ایک اپنے والدین سے مینڈرین میں بات کرنا ہے۔ وہ کہتے ہیں ”کبھی جب میں دیکھتا ہوں کہ میرے والدین نے ابھی کھانا نہیں بنایا تو میں ان سے چینی زبان میں بات کرتا ہوں اور وہ پوچھتے ہیں تم کیا کہہ رہے ہو؟ تو میں انہیں بتاتا ہوں کہ مجھے کھانا چاہیئے۔ اب انہوں نے بھی چینی زبان کا یہ جملہ سیکھ لیا ہے اور جب بھی مجھے دیکھتے ہیں تو دہراتے ہیں۔“ یاسر اور اس کے ساتھی ہفتے میں مینڈرین کی تین کلاسیں لیتے ہیں۔ انہیں یہ سبق ان کے ٹیچر ماشعیب پڑھاتے ہیں جو ایک چینی مسلمان ہیں اور عربی بہت مہارت سے بولتے ہیں۔ شعیب پڑھانے کے نئے اور جدید طریقے استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں ڈیجیٹل بورڈ، حرکات وسکنات اور اشاروں اور آپس میں کھیل کھیل کے ذریعے طلبا کو زبان بولنے پر مائل کرنا مینڈرین دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں سے ایک ہے اور اس کے بولنے والوں کی ایک بڑی اکثریت چین میں رہتی ہے۔ شعیب نے بتایا کہ مینڈرین دنیا کی سب سے مشکل زبانوں میں سے ایک ہے۔ بقول انکے ”چینی دنیا کی مشکل ترین زبانوں میں سے ایک ہے خاص طور پر لکھنے کے لحاظ سے۔ ابتدا میں ہم سننے، بولنے اور پڑھنے پر توجہ دیتے ہیں اسکے بعد لکھنا شروع کرتے ہیں۔“ اگرچہ سعودی عرب میں چینی زبان سیکھنا لازمی ہے مگر اس کے کورس میں حاصل کیے گئے نمبر طلبا کے مجموعی گریڈ میں شامل نہیں کیے جاتے۔ اسکول کے ڈائریکٹر ستام الاطبی کہتے ہیں کہ چینی زبان مستقبل میں اقتصادی رابطے کی زبان ہوگی۔ کیونکہ دنیا بہت سی صنعتوں کے لیے چین پر انحصار کرتی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ”چین ایک صنعتی ملک ہے اور کاروبار میں ایک لیڈر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے لازم ہے کہ ان کی زبان سیکھی جائے تا کہ ان سے بہتر انداز میں بات چیت کی جا سکے۔“ ہزاروں چینی سعودی عرب میں کام کرتے ہیں خاص طور پر ریاض میں جہاں ایئرپورٹ پر سائن اب تین زبانوں، عربی، انگریزی اور چینی میں لکھے ہوئے ملتے ہیں۔ سعودی عرب طویل عرصے سے امریکہ کا شراکت دار ہے لیکن اس کے چین اور روس کے ساتھ بھی مضبوط تعلقات ہیں۔

غزہ مذاکرات میں ہمارا وفد صرف امریکی ایلچی سے بات کریگا: نیتن یاہو

تل ابیب: 11/مارچ: دوحہ میں غزہ میں جنگ بندی پر بات چیت کے ایک نئے دور کے آغاز کے ساتھ اسرائیلی چینل 13 نے رپورٹ کیا کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے سفارش کی ہے کہ دوحہ جانے والا وفد صرف امریکی ایلچی سٹیووٹ کوف کے منصوبے پر توجہ مرکوز کرے۔ اسرائیلی چینل نے یہ بھی بتایا ہے کہ حماس کے ساتھ براہ راست مذاکرات کے سلسلے میں امریکی نقطہ نظر پر اسرائیلی عدم اطمینان برقرار ہے۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ حماس معاہدے کے پہلے مرحلے میں توسیع کے لیے تیار ہے لیکن واشنگٹن سے دوسرے مرحلے کے لیے مذاکرات جاری رکھنے کا عہد لینا چاہتی ہے۔ اسرائیل کا مطالبہ ہے کہ حماس غزہ کی پٹی میں اپنی حکمرانی چھوڑ دے، خود کو غیر مسلح کرے اور اس کے رہنما غزہ کی پٹی سے نکل جائیں۔ حماس نے اس سے قبل اس اسرائیلی مطالبے اور پہلے مرحلے کی توسیع کو مسترد کر دیا تھا۔ مشرق وسطی کے لیے وائٹ ہاس کے ایلچی اسٹیووٹ کوف نے کہا ہے کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان قیدیوں کے معاہدے اور جنگ بندی کے لیے وقت کی حد مقرر کرنا ضروری ہے۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب انہوں نے دوحہ روانگی سے قبل فاکس نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کی۔ وٹ کوف کا بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب اسرائیلی وفد آج منگل کو قطری دارالحکومت دوحہ جارہا ہے جہاں جہاں قطر اور مصر کی ثالثی میں مذاکرات کا ایک نیا دور منعقد ہورہا ہے۔ اسی تناظر میں سٹیووٹ کوف نے امریکی انتظامیہ کے ٹھوس موقف پر زور دیتے ہوئے کہا کہ حماس کو اپنے ہتھیار ترک کرنے اور خود کو دوبارہ مسلح کرنے سے بچتے ہوئے غزہ سے نکلنا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرے خیال میں ان کے پاس غزہ چھوڑنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اگر وہ چلے گئے تو ہمارے لیے سب کچھ میز پر ہوگا۔ دوسری جانب حماس نے اپنے قائدین کے ایک وفد کے قاہرہ کے دورے اور مصر کے اعلی حکام کے ساتھ ان کی ملاقات کے بعد عام انتخابات کے انعقاد تک غزہ کی پٹی کو عارضی طور پر سنبھالنے کے لیے آزاد قومی شخصیات کی ایک کمیٹی تشکیل دینے کے معاہدے کی تصدیق کی ہے۔

چین اپنے دفاعی اخراجات میں مسلسل اضافہ کررہا ہے۔ ماہرین

ہانگ کانگ، 11 مارچ ۔ ایم این این ۔ گذشتہ 5 مارچ کو، اس سال کی 14 ویں نیشنل پیپلز کانگریس میں، چین نے 2025 کے لیے اپنے دفاعی بجٹ کا اعلان کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بیجنگ نے اپنے فوجی اخراجات کی شرح نمو کو پچھلے سال اور اس سے ایک سال پہلے کے فیصد کے عین مطابق برقرار رکھا، کیونکہ چیئرمین شی جن پنگ پیپلز لبریشن آرمی کی ترقی کو ترجیح دیتے ہیں۔ تیسرے سالانہ اجلاس کے افتتاحی دن جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق، چین کی مقننہ کا ایک رسمی اجتماع، 2025 کا دفاعی بجٹ 784665 ٹریلین ین تک بڑھ جائے گا، جو کہ 249 بلین امریکی ڈالر کے برابر ہے۔ چین مضبوطی سے اپنی فوج پر خرچ کرنے والا دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے، صرف امریکہ سے پیچھے ہے۔ جان کلور، ایک سابق امریکی قومی انٹیلی جنس افسر اور سی آئی اے کے ریٹائرڈ تجزیہ کار، نے حیرت انگیز طور پر نوٹ کیا کہ بیجنگ ہر پانچ سال کی مدت کے دوران دفاعی بجٹ میں اضافے کا ہدف مقرر کرتا ہے۔ اگر ضروری ہو تو یہ افراط زر یا ہنگامی حالات کے لیے ایڈجسٹ کرتا ہے۔ 2001 سے عالمی مالیاتی بحران تک، انہوں نے ہر پانچ سال میں بجٹ کو دوگنا کرنے کا پروگرام بنایا، اور وہ تقریباً 10 سال میں اس پروگرام کو 10 سے 10 فیصد تک لے گئے۔ ہر سال منعقد ہونے والے، دو سیشن چین کے سنجیدہ اور پریشان کن سیاسی کیلنڈر میں کارنیول کے قریب ترین چیز ہے۔ یہ 5 مارچ کو کھلا اور 11 تاریخ کو بند ہونا تھا۔ اس سال کا بجٹ اس بات کی یاد دہانی کرتا ہے کہ ایک دہائی پہلے کے دوہرے ہندسوں میں فیصد کا اضافہ اب ختم ہو چکا ہے۔ درحقیقت یہ لگاتار دسواں سال ہے جہاں دفاعی اخراجات میں اضافہ سنگل ہندسوں میں ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، چین کی معیشت اپنی ٹھوڑی کو پانی سے اوپر رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگلے سال میں مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی (کی نمو 5 فیصد رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے، جو پچھلے دو سالوں میں اس کی توقع کے برابر ہے۔ 7.2 فیصد اضافے کا مطلب ہے کہ دفاعی اخراجات جی ڈی پی کا فیصد 1.5 فیصد سے نیچے رہتے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے واقعات پر فلمیں کیوں نہیں بنائی جاتیں؟

انوبھو سنہا نے تھپڑ کے پیچھے کی سوچ پر بات کی!

ممبئی: 11/مارچ (ایم ملک) انوبھو سنہا ایک فلمساز ہیں جو سماجی مسائل پر مبنی اپنی طاقتور فلموں کے لیے جانے جاتے ہیں۔ ان کی فلموں میں معاشرے کا آئینہ دکھانے کا حوصلہ ہے۔ تھپڑ سے لے کر آرٹیکل 15 تک، ان کی فلمیں پردے سے آگے بڑھی ہیں اور معاشرے میں بحث چھیڑ دی ہیں۔ ان کی سب سے زیادہ بااثر فلموں میں سے ایک تھپڑ ہے، جس نے خواتین کے وقار اور گھریلو تشدد کے مسئلے کی نئی تعریف کی۔ ایک حالیہ انٹرویو کے دوران، انوبھو سنہا نے ایسی کہانیوں کی نمائش کی اہمیت کے بارے میں بات کی جو اکثر ”چھوٹی“ لگتی ہیں لیکن معاشرے پر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں تھپڑ بنانے کا خیال ایک سادہ مگر گہرے معنی والے سوال سے آیا کہ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو پہلی بار تھپڑ مارے تو کیا ہوگا؟ اگرچہ یہ واقعہ چھوٹا معلوم ہوسکتا ہے، لیکن یہ ایک بڑے مسئلے کا آغاز بن سکتا ہے بدسلوکی کا آغاز۔ انوبھو سنہا نے کہا کہ فلم کے پیچھے جو پریرتا ہے اسے یاد کرتے ہوئے۔ ایک دن، تاپسی اور میں فلائٹ پر تھے۔ میں نے ان سے پوچھا، ہم چھوٹے چھوٹے واقعات پر فلمیں کیوں نہیں بناتے؟ اس کے بعد اس نے ایک مثال دی جس نے تھپڑ کی کہانی کو شکل دی۔ تصور کریں، ایک شوہر پہلی بار اپنی بیوی کو تھپڑ مارتا ہے۔ وہ عورت، جس نے اپنی پوری زندگی اس مرد کے لیے وقف کر دی، اس ایک لمحے میں کیا محسوس کرے گی؟ کیا یہ کوئی چھوٹی بات ہے؟ تب تاپسی پنو نے فوراً جواب دیا کہ اگر آپ یہ فلم بنائیں گے تو میں ضرور کروں گی۔ ہندوستان جیسے ملک میں، جہاں بہت سی خواتین اس طرح کے واقعات کا تجربہ کرتی ہیں یا ان کی گواہ ہوتی ہیں، تھپڑ نے سامعین کے دلوں کو گہرائی سے چھو لیا۔ یہ فلم صرف ایک تھپڑ کے بارے میں نہیں تھی – یہ ایک عورت کے وقار اور عزت نفس کے بارے میں تھی۔ فلم نے گھروں، کام کی جگہوں اور میڈیا میں بحث چھیڑ دی، یہ ثابت کیا کہ سینما تبدیلی کا ایک طاقتور ذریعہ ہوسکتا ہے۔ تھپڑ ایک یاد دہانی ہے کہ کوئی بھی ذلت آمیز عمل، چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ لگے، معمول پر نہیں آنا چاہیے۔ انوبھو سنہا کے وژن اور تاپسی پنو کی بے خوف اداکاری نے اس فلم کو صرف ایک کہانی نہیں بلکہ ایک احساس بنا دیا۔ یہ فلم ہندوستانی سنیما کی تاریخ میں خواتین کے وقار، عزت نفس اور گھریلو تشدد پر ایک اہم گفتگو شروع کرنے کے لیے ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔

زکوٰۃ حقیقی مستحقین تک راست پہنچائیں: محمد سمیر

حیدرآباد: 11/مارچ (راست) زکوٰۃ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے جو مال کی پاکیزگی، دولت کی منصفانہ تقسیم اور معاشرتی فلاح و بہبود کو یقینی بناتا ہے۔ یہ نہ صرف صاحبِ نصاب افراد پر فرض ہے بلکہ معاشرے کے مستحق اور ضرورت مند افراد کا حق بھی ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مستحقین تک صحیح طریقے سے نہیں پہنچ پاتی یا ایسے ذرائع میں خرچ ہو جاتی ہے جہاں اس کا حقیقی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ زکوٰۃ کو براہِ راست مستحقین تک پہنچایا جائے تاکہ وہ اس سے حقیقی طور پر مستفید ہوسکیں۔ ان خیالات کا اظہار اپنے صحافتی بیان میں سماجی جہد کار محمد سمیر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے مدان لوگوں تک پہنچائیں جو اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں اور ایسے لوگوں کی بھی مدد کی جائے جو قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہوں اور ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کل دیکھا جارہا ہے کہ بہت سے لوگ زکوٰۃ دیتے وقت بے احتیاطی کرتے ہیں اور اپنی ذمہ داری کو صرف کسی بھی فلاحی ادارے یا تنظیم کو رقم دے کر مکمل سمجھ لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سے کرپشن اور اسکام کے واقعات پیش آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کل چندہ چور ٹولیاں نئے نئے طریقوں سے غریبوں کا حق لوٹ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ دینے کا درست طریقہ یہ ہے کہ پہلے مستحقین کی تحقیق کریں تاکہ معلوم ہو کہ وہ واقعی حاجت مند ہوں اور قریبی رشتہ داروں، یتیموں، بیواؤں اور بیمار افراد کو ترجیح دیں۔ زکوٰۃ صرف نقدی میں دینے کے بجائے راشن، کپڑے یا ضروری اشیاء کی صورت میں بھی دی جاسکتی ہے۔ محمد سمیر نے کہا کہ زکوٰۃ کی صحیح تقسیم نہ صرف فرد بلکہ پورے معاشرے کی فلاح و بہبود کا ذریعہ بنتی ہے۔ اگر ہر صاحبِ نصاب شخص اپنی زکوٰۃ براہِ راست مستحقین تک پہنچائے تو غربت، بے روزگاری اور فاقہ کشی جیسے مسائل میں نمایاں کمی آسکتی ہے۔ لہٰذا، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زکوٰۃ مستحق افراد تک خود پہنچائیں اور اسے صحیح جگہ پر خرچ کریں تاکہ اس کا حقیقی فائدہ حاصل ہوسکے۔

غوثیہ اکیڈمی ممبئی خدمت خلق میں مصروف ادارہ

عقیل خان بیاولی جلگاؤں۔

کروں رحم تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

ممبئی: 11/مارچ: غوثیہ اکیڈمی ممبئی الحمدللہ ثم الحمدللہ گزشتہ ربع صدی یعنی ۲۵ سالوں سے خدمت خلق کے کاموں میں مسلسل کارفرما ہیں۔ انسانی خدمات کو مرکز مان کر سن عیسوی 2000 میں ادارہ کا قیام عمل میں آیا۔ کورونا کے زمانہ میں بھی ادارے کی خدمات قابل ستائش رہی ادارے کی خدمات اپنے صدر دفتر ممبئی مضافات ممبئی ریاست مہاراشٹر کے ساتھ ساتھ قومی نہیں تو بین الاقوامی سطح تک خدمت خلق میں مصروف نظر آرہا ہے جن میں بالخصوص بیوہ یتیم مستحق وضرورت مند خواتین کی، یتیم بے سہارا دختران ملیہ کی شادیوں میں تعاون، حصول تعلیم میں تعاون، بے روزگار نوجوانوں کو حصول روزگار میں تعاون ضعیف العمر لوگوں کی مالی اعانت، شعبہ طب میں مریضوں کو دوائیوں کی فراہمی، بے گھر لوگوں کے لئے رہائش کا انتظام قدرتی وانسانی آفات کے دوران ہر طرح کا تعاون، مساجد و بالخصوص دیہی خشک سالی علاقوں میں ٹینکر و بورویل کے ذریعے پانی کی فراہمی پچھڑے طبقات کو مین اسٹریم میں لانے کے لئے انتظامات ماحولیاتی پاکیزگی وکشادگی کے لئے نوآبادیات میں کھلی جگہوں پر شجر کاری، غریب بستیوں میں اجتماعی افطار کا اہتمام دیہی علاقوں اور چھوٹی مساجد کے حفاظ کرام آیمہ مساجد کا تعاون رمضان راشن کٹ کی تقسیم جیسے ہمہ جہت خدماتی کام ادارہ چیرمین شیخ اسمعیل صدر فہیم مہاتے ورفقائے کار خالد انجم امین محمد کی معرفت انجام دئے جارہے ہیں یہ تمام کام آپ لوگوں کے تعاون زکوٰۃ، صدقات، خیرات، عطیات سے انجام دئے جارہے ہیں ماہ رمضان المبارک کے موقع پر ادارہ آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنی زکوٰۃ صدقات، خیرات عطیات میں ادارہ کو یاد رکھیں آپ کے عطیات ضرور باضرور مستحقین وصحیح ضرورت مند خواتین وحضرات کو رازداری کے ساتھ ان کے گھر تک پہنچائے جائیں گے۔

خلوص کار: غوثیہ اکیڈمی ممبئی

رابطہ۔ 9004379086

ٹیارا ہلس میرا روڈ میں شاندار تراویح کا اہتمام!

میرا بھائیندر: 11/مارچ (رپورٹ: محمد حسین ساحل) ٹیارا ہلس میرا روڈ میں بلڈنگ نمبر 5 اور 3 کے مسلم بھائیوں نے 10 دنوں کی تراویح میں قرآن شریف ختم کیا۔ معظم، خورشید، ایم شیخ، جاوید بھائی، نعیم بھائی، فاروق بھائی، عبدل بھائی، اقبال بھائی، آویش بھائی، رضوان بھائی، طارق بھائی، عرفان بھائی، رحیم بھائی، اے این خان، فیروز بھائی ذوبیر بھائی، وسیم علی اور محمد حسین ساحل کی محنت اور اتحاد نے تراویح کو کامیابی سے ہم کنار کیا۔ دونوں حافظ قرآن کو تراویح کی امامت کا ہدیہ اور عید کے لیے کپڑے کا جوڑا تحفتاً پیش کیا گیا۔ نمازیوں کہ خدمت میں لذیذ کھانا پیش کیا گیا۔ اتحاد میں برکت ہے اور کامیابی ہے اس کا جیتا جاگتا ثبوت بھی لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

پاکستان سیوکس مانیٹر کی 2025 کی انسانی حقوق کی واچ لسٹ میں شامل

اسلام آباد۔ 11/مارچ۔ ایم این این۔ پاکستان کو 2025 کے لیے باوقار شہری حقوق مانیٹر کی انسانی حقوق کی واچ لسٹ میں شامل کیا گیا ہے کیونکہ اس کی شہری جگہ میں نمایاں بگاڑ اور اختلاف رائے کے خلاف سخت کریک ڈاؤن ہے۔ یہ فیصلہ ملک کے پریشان کن انسانی حقوق کے ریکارڈ کو اجاگر کرتا ہے۔ ڈان نے رپورٹ کیا کہ سول سوسائٹی کی جگہ کو فروغ دینے اور اس کے دفاع کے لیے وقف ایک عالمی اتحاد، سیوکس م کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں، پاکستان ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو، سربیا، اٹلی اور امریکہ سمیت کئی دیگر ممالک میں شامل ہوتا ہے، جنھیں شہری آزادیوں میں تیزی سے کمی کا سامنا ہے۔ سیوکس مانیٹر نے حکومتی اقدامات میں اضافے کی وجہ سے سیاسی آزادی اور شہری حقوق کو محدود کرنے کی وجہ سے پاکستان کی حیثیت کو دبایا ہوا قرار دیا۔ واچ لسٹ میں پاکستان کی شمولیت پریشان کن پیشرفتوں کے ایک سلسلے کے بعد ہے، جیسے کہ کارکنوں کی مجرمانہ کارروائی، اپوزیشن گروپوں کو دبانا، اور نسلی اور اقلیتی گروہوں کے احتجاج کو دبانا۔ ڈان نے رپورٹ کیا کہ حکام نے ڈیجیٹل پابندیاں بھی عائد کردی ہیں، جس سے آزادی اظہار کی جگہ کو مزید کم کیا گیا ہے۔ ڈان کے مطابق، سیوکس نے بلوچ یکجہتی کمیٹی کے رہنما مہرنگ بلوچ اور انسانی حقوق کی معروف کارکن اور وکیل ایمان زینب مزاری حاضر کے حالیہ کیس کو اجاگر کیا۔

غزہ: رمضان کے دوران اسرائیل نے فلسطینیوں کے خلاف بھوک کا ہتھیار اٹھالیا

غزہ: 11/مارچ: رمضان المبارک کے دوران جہاں دنیا بھر کے مسلمانوں کے سحرو افطار دسترخوان، لذیز کھانوں اور گوشت کے پکوانوں سے سج جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کی سحر و افطار پر دعوتیں دی جاتی ہیں۔ مگر غزہ کے رہنے والے بے گھر فلسطینی شہری ان بار برکت دنوں کو بھی بند ڈبوں کے کھانوں کے ایک ڈرانے خوابوں کے ساتھ گذارنے پر مجبور ہیں۔ اسرائیلی قابض فوج نے راہداریاں بند کر کے غزہ کے بے گھر فلسطینیوں کے گرد محاصرہ سخت کرنے کے علاوہ زیر محاصرہ فلسطینیوں کے خلاف بھوک کا ہتھیار ایک بار پھر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ غزہ میں رمضان کے پہلے جمعہ کے روز بھی گوشت کی دکانیں عملا بند اور گاہکوں سے خالی رہیں۔ جبکہ عام سی سبزیوں کی قیمتیں بھی کہیں زیادہ ہوگئی ہیں۔ اس کے علاوہ تیل، چینی اور پھلیوں کی قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں۔ ام مہند کو اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ کئی گھنٹے اس موضوع پر گفتگو کرنا پڑی تھی کہ رمضان کے پہلے جمعہ کی تیاری کیسے کریں۔ وہ توقع کر رہی تھیں کہ انہیں ترکیہ سے آئے گوشت کے ساتھ ایک فلسطینی ڈش کھانے کو فراہم ہو جائے گی۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان اشیا تک رسائی ہوتی، اسرائیلی قابض فوج نے غزہ میں اشیا کی ترسیل روک دی۔ ام مہند کو مارکیٹوں کے بند ہونے اور اکا دکا دکانوں کے کھلا ہونے کے بعد قیمتوں کے اس قدر بڑھ جانے پر بھی سخت تشویش ہے۔ اس لیے بال آخر انہیں عالمی خوراک پروگرام سے فراہم کردہ پھلیوں پر ہی گذارا کرنا پڑا۔ ان کے بچوں نے بھی اس سلسلے میں اس جنگی ستم ظریفی کا ذکر کیا۔ ان کے پاس ڈبے میں بند وہی امداد روائتی پیکنگ میں پڑی تھی جو ان کے پاس جنگ کے پچھلے کئی ماہ سے کھانے کو وقفے وقفے سے مل جاتی ہے۔ یہی ان کی واحد آپشن باقی ہے جس کے ملنے کی وہ امید کر سکتے ہیں۔ قابض اسرائیلی مسلسل فلسطینیوں کے خلاف مسلسل بھوک کا ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ تاکہ فلسطینیوں پر دباؤ بڑھا سکیں۔ اور مذاکرات میں اپنی مرضی کے نتائج حاصل کر سکیں۔ اب اسی مقصد کے لیے راہداریوں کو نئے سرے سے اسرائیل نے بند کر دیا ہے۔ وہ کہہ رہی تھیں امید تھی کہ اس سال جنگ کے دوران کا یہ رمضان مختلف ہوگا۔ ہم اس رمضان کے دوران کوئی معقول کھانا بھی حاصل کر سکیں گے۔ لیکن راہداریوں کی نئے سرے سے بندش نے یہ امید بھی ختم کر دی ہے۔ ام مہند نے کہا ہم بھی عام لوگوں کی طرح یہ حق رکھتے ہیں کہ رمضان کے دوران لذیز کھانوں سے مستفید ہوسکیں۔ مگر ہم پچھلے دو برسوں سے یہی ڈبے میں بند کیا گیا کھانا کھانے پر مجبور ہیں۔ اگرچہ ان بند ڈبوں کی بند خوراک نہ صرف یہ کہ غیر صحت بخش ہے بلکہ کھانے کے لیے بھی انتہائی بد ذائقہ اور مشکل ہوتا ہے۔ ام مہند کے ایک بیٹے محمد نے نے بھی اس ڈبہ پیک خوراک کے سلسلے میں مایوسی کا اظہار کیا۔ ان کے بچے اور ام مہند یہ امید کرتے ہیں کہ دنیا جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کی جنگ بندی بھی یقینی بنا سکیں گے۔ کیونکہ اس وقت انتہائی غم زدہ اور زخمی ہے۔ یہاں کا ہر فرد زخمی ہے رنجور ہے۔ ام مہند اور ان کے خاندان کا مطالبہ ہے کہ جنگ بندی جاری رہتا کہ راہداریاں کھلی رہیں اور ایندھن وخوراک کی ترسیل ممکن رہے۔ بجلی کا نظام چلتا رہے۔ فلسطینی تحریک مزاحمت حماس نے راہداریوں کی اس بندش کی مذمت کی ہے اور آٹھویں مسلسل روز ان بندشوں کو سخت خطرناک قرار دیا ہے۔ یہ اسرائیل کی طرف سے درحقیقت نسل کشی کی ہی ایک شکل ہے۔ حماس کے ایک ترجمان عبدالطیف نے ایک جاری کردہ بیان میں کہا اسرائیل کی طرف سے فلسطینیوں کے لیے ایک اجتماعی سزا ہے۔ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے فلسطینی کو نسل کشی کی اس شکل کے ذریعے ایک اجتماعی سزا دینے کا بین الاقوامی قانون کے تحت کارروائی کی جانی چاہیے۔ قانونی ماہر صلاح عبدالعطی بین الاقوامی کمیشن برائے فلسطینی امداد کے سربراہ نے کہا امدادی سامان اور خوراک کی ترسیل کا روکنا ایک جنگی جرم ہے۔ یہ فلسطینیوں کی نسل کشی کی ہی ایک شکل ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے انروا نے بھی اس صورت حال کو انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ یہ ترسیل خوراک کا سلسلہ ہزاروں جنگ زدہ خاندانوں کی زندگیوں کا سلسلہ جاری رکھنے کا باعث ہے۔ لیکن اسرائیل نے راہداریوں کو بند کر دیا ہے۔

غزہ مذاکرات: اسرائیلی وفد قطر میں متوقع، حماس پر امید

غزہ، ۱۱/مارچ: قطر میں ایک ایسے اسرائیلی وفد کی آمد متوقع ہے، جو وہاں غزہ میں عبوری جنگ بندی میں توسیع سے متعلق مذاکرات کے نئے مرحلے میں حصہ لے گا۔ دوسری طرف حماس نے کہا ہے کہ وہ ان مذاکرات کی کامیابی کے لیے لچک کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ یروشلم سے پیر 10 مارچ کو موصولہ رپورٹوں کے مطابق اسرائیل آج ہی اپنا ایک وفد خلیجی عرب ریاست قطر کے دارالحکومت دوحہ بھیج رہا ہے، جو وہاں غزہ پٹی کی جنگ میں عبوری فائر بندی میں توسیع کے لیے ہونے والی بات چیت کے نئے دور میں حصہ لے گا۔ قبل ازیں اسرائیل نے ان مذاکرات میں فلسطینی عسکریت پسند تنظیم حماس پر دباؤ بڑھانے کے لیے غزہ پٹی کو بجلی کی ترسیل بھی منقطع کر دی تھی۔ سات اکتوبر 2023 کو اسرائیل میں حماس کے بڑے دہشت گردانہ حملے کے فوری بعد شروع ہونے والی غزہ کی جنگ 15 ماہ سے بھی زیادہ عرصے تک جاری رہی تھی اور پھر اسرائیل اور حماس کے مابین امریکہ، قطر اور مصر کی ثالثی میں طے پانے والے ایک ایسے عبوری فائر بندی معاہدے کا پہلا مرحلہ 19 جنوری سے نافذ العمل ہو گیا تھا، جس کی مدت ڈیڑھ ماہ تھی۔ اس پہلے مرحلے کی مدت بھی رواں ماہ کے اوائل میں پوری ہو گئی تھی، مگر تب تک اسرائیل اور حماس آپس میں جنگ بندی معاہدے کے اس دوسرے مرحلے سے متعلق مذاکرات مکمل نہیں کر سکے تھے، جو انہیں تب تک مکمل کرنا تھے۔ اسی لیے اب تینوں ثالث ممالک مسلسل ان کوششوں میں ہیں کہ کسی طرح اسرائیل اور حماس دونوں کو اس معاہدے کے دوسرے مرحلے پر اتفاق رائے کے قریب لایا جائے اور تب تک عبوری فائر بندی کی مدت میں توسیع کر دی جائے۔ موجودہ صورت حال میں فائر بندی کے عمل کو جاری رکھتے ہوئے آگے کس طرح بڑھا جائے، اس بارے میں اسرائیل اور حماس کے مابین اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ حماس کی خواہش ہے کہ فائر بندی کے دوسرے مرحلے سے متعلق مذاکرات کا ثالثوں کی موجودگی میں فوری آغاز ہونا چاہیے۔ اس کے برعکس اسرائیل کی ترجیح یہ ہے کہ دوسرے مرحلے پر اتفاق رائے سے قبل بات چیت کے لیے کافی وقت دیتے ہوئے ختم ہو چکے پہلے مرحلے ہی کی مدت میں توسیع کر دی جائے۔ ان حالات میں حماس کی طرف سے اسرائیل پر یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ وہ جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس پس منظر میں حماس کی طرف سے آج پیر کے روز ایک بیان میں کہا گیا کہ اسرائیل کا سیز فائر کے دوسرے مرحلے کے آغاز سے ہچکچانا اس کے ان ارادوں کو بے نقاب کر رہا ہے کہ وہ مذاکرات کو روکنا چاہتا ہے۔ اسرائیلی میڈیا کی رپورٹوں کے مطابق قطر میں آج ہی جو اسرائیلی مذاکراتی وفد بھیجا جائے گا، اس کی قیادت داخلی سلامتی کے نگران ملکی خفیہ ادارے شین بیت کے ایک اعلی عہدیدار کریں گے۔

مہا کمبھ میں جیو کی 5 جی رفتار ایئرٹیل سے بہتر رہی۔ اوکلا رپورٹ

جیو کی ڈاؤن لوڈ کی اوسط رفتار 201.87 ایم بی پی ایس تھی جبکہ ایئرٹیل کی 165.23 ایم بی پی ایس رہی

مہا کمبھ میں جیو 5 جی نیٹ ورک کی دستیابی ایئرٹیل کے مقابلے میں تقریباً دوگنی تھی

نئی دہلی، 11 مارچ 2025۔ بھارت کے سب سے بڑے ٹیلی کام آپریٹر ریلائنس جیو کے 5 جی نیٹ ورک نے مہا کمبھ میلے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اوکلا کے ذریعہ جاری کردہ رپورٹ کے مطابق، مہا کمبھ میں نہ صرف ریلائنس جیو کے نیٹ ورک کی رفتار سب سے تیز تھی، بلکہ اس نے اپنے حریف بھارتی ایئرٹیل کو بھی 5 جی نیٹ ورک کی دستیابی میں بہت پیچھے چھوڑ دیا۔ اوکلا نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ مہا کمبھ میں 5 جی نیٹ ورک کی رفتار 4 جی سے تقریباً 9 گنا زیادہ تیز تھی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ پریاگ راج میں مہا کمبھ میلہ جنوری کے شروع سے فروری کے آخر تک منعقد ہوا تھا۔ جیو ن 5 جی نیٹ ورک کی کارکردگی میں سب سے رہا۔ جیو کی اوسط ڈاؤن لوڈ کی رفتار 201.87 ایم بی پی رہی، اس کے بعد ایئرٹیل 165.23 ایم بی پی ایس پر رہا۔ مہا کمبھ میں، ریلائنس جیو کے 5 جی نیٹ ورک کی اوسط ڈاؤن لوڈ کی رفتار ایئرٹیل کے مقابلے میں تقریباً 36 ایم بی پی ایس زیادہ تھی۔ ہندوستان میں صرف جیو اور ایئرٹیل ہی 5 جی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ جیو نے مہا کمبھ کے علاقے میں 5 جی نیٹ ورک کی دستیابی کے معاملے میں بھی جیت حاصل کی۔ میلہ گراؤنڈ میں جیو کے 5 جی نیٹ ورک کی دستیابی 89.9% تھی، جو ایئرٹیل کے 42.4% کی دستیابی سے دوگنی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ جیو 5 جی نیٹ ورک زیادہ سے زیادہ صارفین کے لیے دستیاب تھا، جس سے اس کے صارفین کو بہتر کوریج اور کنیکٹیویٹی ملتی ہے۔ مہا کمبھ کے دوران بھیڑ کے باوجود، 5 جی نیٹ ورک نے 4 جی سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ رپورٹ کے مطابق 5 جی ڈاؤن لوڈ کی رفتار جنوری کے آغاز میں 259.67 ایم بی پی ایس تھی، جو 26 جنوری کو گر کر 151.09 ایم بی پی ایس پر آ گئی، لیکن میلے کے اختتام تک واپس 206.82 ایم بی پی ایس پر آ گئی۔ بھاری ٹریفک کے دوران بھی براؤزنگ اور ویڈیو پلے بیک میں کوئی خاص تاخیر نہیں ہوئی۔

پیرس میں لوئس ووٹن کے لیے ملکہ دیپیکا پڈوکون کی شاندار شکل بہترین عالمی توجہ تھی! شائقین نے داد دی

ممبئی: 11/مارچ (ایم ملک) بالی ووڈ کی آئیکون اور عالمی سینسیشن دیپیکا پڈوکون نے پیرس فیشن ویک میں لوئس ووٹن شو میں شاندار شرکت کی۔ لوئس ووٹن کی عالمی برانڈ ایمبیسیڈر ہونے کے ناطے، دیپیکا نے لگژری برانڈ کے خصوصی لباس میں انتہائی خوبصورتی اور نفاست کا مظاہرہ کیا۔ ایفل ٹاور کے پس منظر میں دیپیکا کا یہ روپ کسی کلاسک فیشن اسٹیٹمنٹ سے کم نہیں تھا۔ اس نے کالی ایڑیوں اور دستانے کے ساتھ ایک سفید بڑے کوٹ کا جوڑا بنایا، اپنے بالوں کو اسکارف سے خوبصورتی سے باندھا اور کلاسک ریڈ لپ اسٹک کے ساتھ اپنا روپ مکمل کیا، ایک ریٹرو ٹچ دیا۔ دیپیکا پڈوکون پیرس کے مشہور لوور محل لوئس ووٹن کے شو میں شرکت کر رہی ہیں۔ یہ صرف ایک فیشن ایونٹ نہیں ہے بلکہ عالمی سطح پر ہندوستان کے بڑھتے ہوئے غلبہ کی ایک اور مثال ہے۔ لوئس ووٹن اور Cartier جیسے بڑے بین الاقوامی لگژری برانڈز کی پہلی ہندوستانی سفیر بن کر، دیپیکا نے نہ صرف اپنے لیے بلکہ آنے والے وقتوں میں دیگر ہندوستانی مشہور شخصیات کے لیے بھی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ دیپیکا ایک بار پھر اپنے کلاسک اور ونٹیج ٹچ لک کے ساتھ مانگ میں ہیں۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اس کا عالمی روپ خاص تھا جہاں اس نے خوبصورتی اور رعنائی کا ایسا امتزاج دکھایا کہ ہر کوئی اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ لوئس ووٹن کی عالمی سفیر کے طور پر، دیپیکا پڈوکون فیشن کی دنیا میں بڑی سرخیاں بنا رہی ہیں۔ حال ہی میں دبئی میں کارٹیئر کی 25 ویں سالگرہ کی تقریب میں انہیں بلیک بیوٹی کے طور پر دیکھا گیا، جس کے بعد ابوظہبی میں فوربز سمٹ میں گولڈن گرل بن کر سب کو حیران کر دیا۔ لوئس ووٹن کی پہلی ہندوستانی ہاؤس ایمبیسیڈر بننے کا یہ سفر ان کے کیریئر کا ایک اہم سنگ میل ہے، جس سے اس کے عالمی اثرات کو مزید تقویت ملی ہے۔ جیسے ہی ان کا یہ روپ سامنے آیا، اس نے سوشل میڈیا پر دھوم مچا دی۔ مداح ان کی تعریف کر رہے ہیں اور انہیں ”ہولی آئیکونک کوئین!!“ ”دیپیکا سے آنکھیں نہیں ہٹا سکتے، وہ حیرت انگیز لگ رہی ہیں“ ”یہ عورت واقعی ایک وژن ہے“، اور ”اب ایفل ٹاور کا مقابلہ ہو گیا ہے، کون زیادہ خوبصورت ہے؟“ جیسے لوگ تبصرہ کر رہے ہیں۔ دیپیکا کا ہر روپ اس کے انداز اور خوبصورتی کا ایک نیا معیار قائم کر رہا ہے! ماں بننے کے خوبصورت سفر سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ، دیپیکا پڈوکون عالمی پلیٹ فارمز پر ہندوستان کی بھرپور نمائندگی کر رہی ہیں۔ ان کی غیر موجودگی کو مداحوں نے ضرور محسوس کیا تھا لیکن اب وہ اپنے طاقتور اور شاندار انداز سے سب کو حیران کر رہی ہیں۔ لوئس ووٹن کے لیے پیرس فیشن ویک میں ان کی موجودگی نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ وہ نہ صرف ایک فیشن آئیکون ہیں بلکہ ہندوستانی سنیما کی عالمی سفیر بھی ہیں۔

کسان اور صارفین سے اپیل: ضلع زرعی اور اناج میلہ میں شرکت کریں۔ ضلع کلکٹر

زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی کے میدان میں 17 اور 18 مارچ کو ضلع زرعی اور اناج میلے کا انعقاد

ناندیڑ:11/مارچ (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر زراعت ڈپارٹمنٹ اور روٹری کلب، ناندیڑ کے اشتراک سے ضلع زرعی اور اناج میلہ 2025، 17 مارچ سے 18 مارچ 2025 کے دوران منعقد کیا جارہا ہے۔ یہ زرعی میلہ زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی، نوا مونڈھا، ناندیڑ میں صبح 10 بجے سے شام 8 بجے تک ہوگا۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس زرعی اور اناج میلے کا دورہ کریں اور زرعی مصنوعات خریدیں، یہ اپیل ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے کی ہے۔ اس میلے میں گفتگو اور مباحثے، پروڈیوسر سے صارف تک براہ راست فروخت اور زرعی نمائش، زرعی سائنس سینٹر، زراعت یونیورسٹی کے اسٹالز، مختلف زرعی ٹیکنالوجیز کی نمائش اور زرعی وابستہ سرکاری محکموں کے 50 اسٹالز شامل ہوں گے۔ ضلع کے کسان گروپ، کسان پروڈیوسر کمپنیاں اور خواتین اقتصادی ترقیاتی بورڈ کی خواتین گروپ اس میلے میں سرگرم شرکت کریں گے۔ میلے کے مقام پر کسانوں کی تیار کردہ زرعی مصنوعات جیسے گندم، جو، چاول، تور، ماش، اُڑد، چنہ دال، ہلدی، مرچ، مصالحے، اور مختلف قسم کی نامیاتی اشیاء جیسے گڑ، ہلدی پاؤڈر، نامیاتی دالیں، نیز دلچسپ اشیاء جیسے شہد، گڑ کا شربت، اور خواتین کی سیلف ہیلپ گروپ کی تیار کردہ مصنوعات جیسے چٹنی، اچار، پاپڑ، کردائی وغیرہ دستیاب ہوں گی۔ اس کے علاوہ تربوز، خربوزہ، اور دیگر سبزیاں اور پھل براہ راست فروخت کے لیے دستیاب ہوں گے۔ مزید براں، نامیاتی دالیں، گوداکنارے کی جو، نامیاتی سبزیاں، پھل اور جنگلاتی پھل بھی دستیاب ہوں گے۔ اسی طرح کسانوں کی تیار کردہ دیگر مصنوعات جیسے لکڑی کی گھانی سے نکالا گیا تیل (کرڈی، مونگ پھلی، السی، تل کا تیل)، بانس سے تیار کی گئی اشیاء کیلیے کے ویفرز، رال، اور دیگر کچی اشیاء کا بھی نمائش اور فروخت ہوگی۔ میلے کے انتظامات کے تحت شہر اور ضلع کے کسانوں کو یہاں مدعو کیا جائے گا۔ یہ میلہ ناندیڑ کے شہریوں کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس کا دورہ کریں، زرعی مصنوعات خریدیں، اور کسانوں کی حوصلہ افزائی کر کے ان کی خوشی دوبالا کریں، یہ اپیل ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر اور پروجیکٹ ڈائریکٹر (اے ٹی ایم اے) دتت کمار کلسائتے نے کی ہے۔

ضلع پریشد میں پینے کے پانی کی سہولیات مہیا

ناندیڑ: 11/مارچ (ورق تازہ نیوز) گزشتہ چند دنوں سے گرمی کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس پس منظر میں ضلع پریشد کے مختلف محکموں میں زائرین کے لیے پینے کے پانی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ دیہی علاقوں سے کئی شہری اپنے کام اور شکایات لے کر ضلع پریشد آتے ہیں۔ ان کی سہولت کے لیے یہ سہولت ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر منل کنول کی ہدایات کے مطابق دستیاب کرائی گئی ہے۔ اس گرمی کی شدت کو دیکھتے ہوئے چیف ایگزیکٹیو آفیسر منل کنول نے پہلے ہی ضلع کے اسکولوں کو صبح کے سیشن میں منعقد کرنے کا حکم دیا ہے۔ ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر کے دفتر کے قریب زائرین کے لیے ایک خصوصی ہال دستیاب ہے، جہاں بیٹھنے اور اخبار پڑھنے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ضلع پریشد کے تمام محکموں میں متعلقہ افسران اور ملازمین کے ساتھ ساتھ زائرین کے لیے پینے کے پانی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ضلع کونسل انتظامیہ شدید گرمی سے نجات دلانے اور شہریوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنے کے لیے مناسب احتیاط برت رہی ہے۔ ریاستی وزیر اعلیٰ کے 100 دنوں کے لیے سات نکاتی پہل کے تحت ضلع پریشد میں مختلف اصلاحات نافذ کی جارہی ہیں۔ دفتر میں چھ بنڈل کا طریقہ نافذ کیا گیا ہے، اور تمام محکموں میں صفائی مہم چلائی جارہی ہے۔ زائرین کی سہولت کے لیے ضلع پریشد کے احاطے میں بیٹھنے کے لیے بنچوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ عوام کے پینے کے پانی کے لیے استعمال ہونے والے آر او سسٹم کی مرمت کی جارہی ہے اور شہریوں کو صاف اور ٹھنڈا پانی فراہم کیا جائے گا۔ یہ جانکاری محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹیو آفیسر راجکمار مکوار نے دی۔

انتخابی ڈیوٹی کے دوران وفات پانے والے

بی ایل او کے ورثاء کو مالی امداد

ناندیڑ:11/مارچ (ورق تازہ نیوز) انتخابی ڈیوٹی کے دوران کام کرنے والے ملازمین کی اچانک وفات کے بعد ان کے وارثین کو الیکشن کمیشن کی جانب سے امدادی فنڈ فراہم کیا گیا۔ اسمبلی عام انتخابات اور لوک سبھا ضمنی انتخابات 2024 کی تیاری کے سلسلے میں 90 دیگلور اسمبلی حلقہ کے تمام بی ایل اوز کی میٹنگ 17 اکتوبر کو بلائی گئی تھی۔ اس میٹنگ کے بعد واپسی کے دوران کنمار پلی پولنگ سینٹر نمبر 350 کے بی ایل او، شری یوگیش شیشی راو پاٹل کا حادثاتی انتقال ہوگیا تھا۔ انتخابی ڈیوٹی کے دوران ملازم کی وفات کی صورت میں بھارت الیکشن کمیشن کی جانب سے 15 لاکھ روپے کی امدادی گرانٹ دی جاتی ہے۔ اس کے تحت مرحوم بی ایل او کی امدادی گرانٹ کی تجویز ضلع کلکٹر ناندیڑ کے ذریعے حکومت کو پیش کی گئی تھی۔ اس وقت کے ضلع کلکٹر ابھجیت راؤت، ڈپٹی کلکٹر الیکشن راج کمار مانے، 90 دیگلور اسمبلی حلقہ کے الیکشن آفیسر شریمتی کرانتی ڈومبے، اسسٹنٹ الیکشن آفیسر بھرت سوریہ ونشی وغیرہ نے اس امداد کے لیے بھرپور کوشش کی۔ حکومت کو پیش کی گئی تجویز 17 فروری 2025 کو منظور کی گئی۔ 10 مارچ 2025 کو اسسٹنٹ ڈپٹی کلکٹر انوشکا شرما کے ذریعے متعلقہ ملازم کے وارث، بیوی پرنیتا یوگیش برادار کو 15 لاکھ روپے کا چیک دیا گیا۔

ضلع میں 22 مارچ کو قومی لوک عدالت کا انعقاد

ناندیڑ:11/مارچ (ورق تازہ نیوز) قومی قانونی خدمات اتھارٹی، نئی دہلی کے احکامات کے تحت مہاراشٹر ریاستی قانونی خدمات اتھارٹی، ممبئی اور ناندیڑ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے ذریعے 22 مارچ 2025 کو ضلع عدالت ناندیڑ اور ضلع کے تمام تعلقہ عدالتوں کے ساتھ ساتھ خاندانی عدالت ناندیڑ میں قومی لوک عدالت کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس قومی لوک عدالت میں زیادہ سے زیادہ معاملات کے تصفیے کے لیے تعاون کرنے کی اپیل کی گئی ہے، یہ اپیل چیف ڈسٹرکٹ جج اور ناندیڑ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کی صدر شریمتی سریکھا کوسمکر اور جج ناندیڑ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کی سیکریٹری شریمتی دلجیت کور جج نے کی ہے۔ اس قومی لوک عدالت میں زیر التوا تصفیہ کے قابل فوجداری مقدمات، دیوانی مقدمات، موٹر حادثہ معاوضہ مقدمات، زمین کے حصول کے مقدمات، چیک باؤنس کے مقدمات، خاندانی عدالت کے تصفیہ کے قابل مقدمات، صارف شکایت ازالہ فورم، کوآپریٹو عدالت اور لیبر عدالت کے مقدمات وغیرہ تصفیہ کے لیے رکھے جائیں گے۔ اس کے علاوہ، اس لوک عدالت میں پیشگی مقدمات جیسے بقایا پراپرٹی ٹیکس، بقایا بجلی بل، بقایا ٹیلی فون بل، مختلف بینکوں کے قرض وصولی مقدمات، بقایا پانی بل وغیرہ تصفیہ کے ذریعے نمٹانے کے لیے رکھے جائیں گے۔ اس قومی لوک عدالت میں کیے گئے فیصلے کے خلاف اپیل نہیں کی جاسکتی۔ زیر التوا مقدمات میں جمع کی گئی کورٹ فیس کی رقم 100 فیصد واپس ملتی ہے۔ رشتہ داریوں میں تلخی پیدا نہیں ہوتی۔ اس طرح لوک عدالت کے ذریعے آسان، تیز اور مفت انصاف فراہم کیا جاتا ہے۔ تمام فریقین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے سرکاری شناختی کارڈ کے ساتھ آئیں۔ تمام متعلقہ فریقین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ہفتہ، 22 مارچ 2025 کو ہونے والی قومی لوک عدالت سے فائدہ اٹھائیں۔

الصفہ انٹرنیشنل اسکول میں رمضان المبارک کے موقع پر خصوصی سرگرمی مبارک لمحے " کا انعقاد

ناندیڑ: (راست) الصفہ انٹرنیشنل اسکول میں رمضان المبارک کی برکتوں اور روحانی ماحول کو اجاگر کرنے کے لیے ایک خصوصی سرگرمی "مبارک لمحے" کا انعقاد کیا گیا۔ اس سرگرمی میں طلبہ نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے خوبصورت گریٹنگ کارڈس تیار کیے۔ اس سرگرمی کا مقصد بچوں میں اسلامی تعلیمات اور رمضان کی روحانی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا۔ طلبہ نے اپنے گریٹنگ کارڈس پر قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور اقوالِ زریں تحریر کیے، جن میں غریب وضرورت مندوں کی مدد، روزوں کے فوائد ومقاصد، نماز کی پابندی، زکوٰۃ کی اہمیت، صبر وشکر کی تلقین، والدین کی خدمت اور حسنِ اخلاق جیسے موضوعات شامل تھے۔ طلبہ کی اس تخلیقی کاوش کو اساتذہ اور منتظمین کی جانب سے خوب سراہا گیا۔ اسکول انتظامیہ نے اس طرح کی مزید تعلیمی اور روحانی سرگرمیوں کے انعقاد کے عزم کا اظہار کیا تاکہ طلبہ کو دینِ اسلام کی خوبصورت تعلیمات سے روشناس کرایا جاسکے۔

سڑک اور ریلوے پل کے کام کی وجہ سے

گاڑے گاوں میں گاڑیوں کے لیے متبادل راستہ

ناندیڑ:11/مارچ (ورق تازہ نیوز) نیلا جنکشن، شنکر راو چوہان چوک-گاڈے گاؤں-برہمن واڑہ-موگٹ-آمدورا-واسری-شنکھ تیرتھ-مالکوٹھا-بلے گاؤں-کارے گاؤں پھاٹا-بابھلی پھاٹا-بیلور-نائگاؤں سے ریاستی سرحد تک سڑک کی مرمت کے لیے اور پروجیکٹ نمبر 83 ضلع ناندیڑ کے تحت گاڑے گاؤں میں ریلوے اوور برج کے کام کی پیش رفت کی وجہ سے بھاری گاڑیوں کو متبادل راستے پر موڑنے کے لیے نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے۔ موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کی دفعہ 115 کے تحت ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے متعلقہ محکمے کی طرف سے دی گئی شرائط کے مطابق اقدامات کرنے کی شرط پر، اور متعلقہ محکمے نے مزید اقدامات کرتے ہوئے 21 مارچ سے 19 اپریل 2025 تک متعین کردہ متبادل راستے پر تمام قسم کی گاڑیوں کو موڑنے کی منظوری دی ہے۔ گاڑیوں کے لیے ممنوعہ راستہ نیلا جنکشن، شنکر راو چوہان چوک-گاڈے گاؤں-برہمن واڑہ-موگٹ اور نیلا جنکشن، شنکر راو چوہان چوک-گاڈے گاؤں-برہمن واڑہ-موگٹ ہے۔ اس راستے کے لیے متبادل راستہ (آنے اور جانے کے لیے) بھاری گاڑیوں کے لیے شنکر راو چوہان چوک-بوندھار کے ذریعے ہوویلی-واجے گاؤں-شکار گھاٹ-موگٹ ہوگا۔ جبکہ دو پہیہ اور چار پہیہ گاڑیوں کے لیے گاڈے گاؤں-بوندھار کے ذریعے ہوویلی سے دیگلور ناکا دیہی راستہ 37 ہوگا۔

ہائی سیکورٹی رجسٹریشن پلیٹ (HSRP) وقت پر لگوائیں اور جرمانے سے بچیں!

ناندیڑ، 11 مارچ (ورق تازہ نیوز): وہ گاڑیاں جن کی رجسٹریشن 01 اپریل 2019 سے پہلے ہوئی تھی اور جن پر ہائی سیکورٹی رجسٹریشن پلیٹ نہیں لگی ہے، ان کے مالکان کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ سرکاری ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن فیس جمع کر کے 30 اپریل 2025 سے پہلے اپنی گاڑیوں پر HSRP نصب کروالیں۔ یہ اطلاع اسسٹنٹ ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر پرشانت کنکرے نے دی ہے۔ مرکزی موٹر وہیکل قانون 1989 کے قانون نمبر 50 کے مطابق گاڑیوں پر HSRP نصب کروانا لازمی ہے۔ مزید یہ کہ سڑکوں اور شاہراہوں کی وزارت، نئی دہلی کے احکامات .G.S.R 1162(E) مورخہ 4 دسمبر 2018 اور .S.O 6052(E) مورخہ 6 دسمبر 2018 کے تحت 01 اپریل 2019 کے بعد تیار ہونے والی نئی گاڑیوں پر HSRP نصب کروانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اگر مقررہ وقت پر HSRP نہیں لگائی گئی تو موٹر وہیکل قانون کے تحت ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ جرمانہ عائد کرے گا۔ لہٰذا گاڑی مالکان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ جرمانے سے بچنے کے لیے 30 اپریل 2025 تک HSRP نصب کروا لیں۔ گاڑیوں کی نمبر پلیٹ میں جعلسازی اور چھیڑ چھاڑ کے ذریعے ہونے والے جرائم کو کم کرنے، سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں کی شناخت کو یقینی بنانے، اور قومی سلامتی کے تناظر میں سپریم کورٹ کے احکامات کی تعمیل کو مدنظر رکھتے ہوئے 01 اپریل 2019 سے پہلے تیار ہونے والی گاڑیوں کے لیے HSRP نصب کروانے کے لیے Safety Rozmarta s/M Limited System کو مقرر کیا گیا ہے۔ گاڑی مالکان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ HSRP نصب کروانے کے لیے آن لائن اپائنٹمنٹ کے لیے

مذہب کے نام پر تنازع پیدا کرنے والے وزیر کو وزیر اعلیٰ تنبیہ کریں: نانا پٹولے

گوشت کی دکانوں کے لیے سرٹیفکیٹ دینے کا نیا کاروبار؟ وزیر کو یہ اختیار کس نے دیا؟

ممبئی: کانگریس کے سینئر لیڈر نانا پٹولے نے ریاستی حکومت کے ایک وزیر پر مذہبی منافرت پھیلانے کا الزام عائد کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ فڑنویس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے وزرا کو سخت تنبیہ دیں۔ نانا پٹولے نے کہا ہے کہ اگر وزرا ہی یہ فیصلہ کریں گے کہ عوام کون سا گوشت کہاں سے خریدیں اور اس کے لیے دکانداروں کو سرٹیفکیٹ جاری کریں گے، تو یہ ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کسی وزیر کو یہ اختیار کس نے دیا کہ وہ کاروباری معاملات میں دخل اندازی کرتے ہوئے مذہبی بنیادوں پر کشیدگی پیدا کرے؟ یہ ایک نیا کاروبار ہے جس کا مقصد نہ صرف ذاتی فائدہ حاصل کرنا ہے بلکہ سماج میں فرقہ وارانہ اختلافات کو بڑھاوا دینا ہے۔ اسمبلی کے احاطے میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ قوانین بنانا حکومت کا کام ہے، لیکن اگر کوئی وزیر خود مذہبی منافرت کو ہوا دے رہا ہے تو یہ مہاراشٹر کے لیے شرمناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عوام کو بتائے کہ انہیں کون سا گوشت خریدنا چاہیے اور کس سے خریدنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کچھ لوگ مہاراشٹر میں مذہبی مسائل پیدا کر کے سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس پر حکومت اور وزیر اعلیٰ کو سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ نانا پٹولے نے زور دے کر کہا کہ وزرا کو اپنی آئینی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے اور انہیں کسی بھی حال میں مذہبی بنیادوں پر تقسیم پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ نانا پٹولے نے مذہبی مقامات پر لاوڈ اسپیکر کے استعمال کے حوالے سے بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے لاوڈ اسپیکر کے حوالے سے جاری کردہ احکامات کسی ایک مذہب کے لیے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ان کا اطلاق سب پر ہوتا ہے۔ اگر ان قوانین کو یکطرفہ طور پر کسی ایک کمیونٹی پر نافذ کیا گیا، تو اس سے مزید تنازعات جنم لیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جو افسران سپریم کورٹ کے احکامات پر مکمل درآمد نہیں کر رہے، ان کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے۔ نانا پٹولے نے وزیر اعلیٰ کے اس بیان کا بھی حوالہ دیا جس میں انہوں نے لاو؟ ڈاسپیکر کے معاملے پر کسی مخصوص مذہب کا ذکر نہیں کیا اور عوام سے اپیل کی کہ وہ گمراہ کن باتوں پر توجہ نہ دیں۔ نانا پٹولے نے مہاراشٹر حکومت میں جاری اندرونی کشمکش پر بھی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے فیصلوں کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس مسلسل منسوخ کر رہے ہیں، جس سے ریاست کے عوام کا نقصان ہو رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ شندے کے ایم ایل ایز کو دی گئی سیکورٹی واپس لے لی گئی ہے، جبکہ دوسری طرف بی جے پی کے قریبی افراد کو 'وائی پلس' سیکورٹی فراہم کی جا رہی ہے۔ اسی طرح 'آنند کا راشن' اور 'شیو بھوجن یوجنا' جیسی عوامی فلاحی اسکیموں کا بھی بجٹ میں کوئی ذکر نہیں، جس کا مطلب ہے کہ ان منصوبوں کو آہستہ آہستہ ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ ایکناتھ شندے اور دیویندر فڑنویس کے درمیان جاری کشمکش میں سب سے زیادہ نقصان عوام کو ہو رہا ہے۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر عوامی مفاد کے منصوبوں پر سیاست بند نہ کی گئی تو کانگریس سڑکوں پر اتر کر احتجاج کرنے پر مجبور ہوگی۔

راشن کارڈ کے لیے ای-کے وائی سی کرانا لازمی

کسانوں سے ایگری اسٹیک میں ترجیحاً رجسٹریشن کروانے کی اپیل

ناندیڑ، 11 مارچ: عوامی تقسیم کے نظام کے تحت تمام مستحق مستفیدین کو قومی غذائی تحفظ اسکیم کے تحت انتودیہ انّ یوجنا اور ترجیحی خاندان یوجنا کے سرکاری سبسڈی والے اناج کا فائدہ جاری رکھنے کے لیے خاندان کے راشن کارڈ میں درج تمام افراد کا ای-کے وائی سی مکمل کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے تمام مستحق افراد سے درخواست ہے کہ وہ اپنے گاؤں کے راشن دوکاندار سے رابطہ کر کے فوراً ای-کے وائی سی مکمل کرلیں۔ یہ اپیل تحصیلدار سنجے وارکڈ نے کی ہے۔ ای-کے وائی سی کے لیے مستفیدین کو راشن دوکان پر جا کر ای-پوز مشین پر بایومیٹرک تصدیق مکمل کرنی ہوگی۔ یا پھر ریاستی حکومت نے این آئی سی کے تعاون سے مستفیدین کی سہولت کے لیے ''میرا ای-کے وائی سی'' ایپ موبائل میں شروع کیا ہے، جس کی مدد سے مستفیدین گھر بیٹھے موبائل کے ذریعے ای-کے وائی سی مکمل کر سکتے ہیں، بغیر کسی دوکان پر جانے کی ضرورت۔ اگر ای-کے وائی سی مکمل نہ ہو تو سبسڈی والے اناج کا فائدہ بند ہو سکتا ہے، جس کی پوری ذمہ داری متعلقہ مستفیدین کی ہوگی، یہ اطلاع خوراک و عوامی تقسیم کے محکمہ کی جانب سے دی گئی ہے۔

ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں بیئر وشراب کی دکانوں کے لیے 'این اوسی' لازمی: اجیت پوار

شراب کی دوکانیں بند یا جاری رکھنے کے لیے 75 فیصد ووٹنگ لازمی

ممبئی: مہاراشٹر میں ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے کمرشل اسپیس میں بیئر یا شراب کی دکانیں کھولنے کے لیے اب متعلقہ سوسائٹی کی منظوری لازمی ہوگی۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے اسمبلی میں یہ اعلان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ آئندہ کوئی بھی نیا بیئر شاپ یا شراب کی دکان ہاؤسنگ سوسائٹی کی 'این اوسی' کے بغیر شروع نہیں کی جاسکے گی۔ اس فیصلے کا مقصد نہ صرف عوامی جذبات کا احترام کرنا ہے بلکہ قانون ونظم وضبط کو برقرار رکھتے ہوئے نوجوان نسل کو نشے کی لت سے بچانا بھی ہے۔ اجیت پوار نے مزید وضاحت کی کہ کسی میونسپل کارپوریشن کے حدود میں قائم کسی بھی وارڈ میں اگر شراب کی دکان بند کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اس پر ووٹنگ کرائی جائے گی۔ اگر مجموعی ووٹوں میں سے 75 فیصد ووٹ شراب کی دکان بند کرنے کے حق میں ہوں گے، تو متعلقہ دکان بند کرنے کا فیصلہ لیا جائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ کے اس اعلان کا سماج کے مختلف طبقات کی جانب سے خیر مقدم کیا جا رہا ہے، کیونکہ اس سے عوام کو اپنی رائے کے اظہار کا موقع ملے گا اور غیر ضروری شراب فروشی پر قابو پایا جا سکے گا۔ ریاست میں ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں شراب کی دکانوں کی اجازت کے سبب پیدا ہونے والے قانونی وسماجی مسائل کا معاملہ بی جے پی ایم ایل اے مہیش لانڈگے، ایڈوکیٹ راہول کول اور دیگر اراکین اسمبلی نے اسمبلی میں وقفہ سوالات میں نوٹس کے ذریعے اٹھایا۔ سابق وزیر سدھیر منگنٹیوار نے بھی اس معاملے پر اہم نکات پیش کیے۔ ان پر جواب دیتے ہوئے اجیت پوار نے کہا کہ حکومت کی پالیسی شراب فروشی کو فروغ دینے کی نہیں بلکہ شراب بندی کے اصولوں کو سختی سے نافذ کرنے کی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مہاراشٹر میں کئی دہائیوں سے نئے شراب لائسنس جاری نہیں کیے جارہے اور تعلیمی اداروں کے قریب شراب کی دکانیں کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بھی علاقے کے عوام اگر شراب کی دکان کی مخالفت کریں تو اس پر ووٹنگ کا قانونی طریقہ پہلے سے موجود ہے۔ مگر اس عمل کو مزید شفاف بنانے کے لیے اب یہ طے کیا گیا ہے کہ میونسپل وارڈ میں 75 فیصد عوامی ووٹنگ کسی دکان کے خلاف ہونے پر اسے بند کر دیا جائے گا۔ اجیت پوار نے اسمبلی میں یہ بھی کہا کہ حکومت ریاست میں شراب فروشی کو بڑھانے کے بجائے غیر قانونی شراب فروشی پر قابو پانے کے لیے سنجیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر شراب فروشی سے ریاست کے امن وامان پر کوئی منفی اثر پڑتا ہے تو حکومت کسی بھی قیمت پر ایسے عناصر کو برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اس معاملے میں عوامی نمائندوں اور شہریوں کی تمام شکایات اور تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ کے اس سخت اور واضح موقف کی اسمبلی میں موجود سابق وزیر سدھیر منگنٹیوار سمیت متعدد اراکین نے تعریف کی اور اس فیصلے کو سماج کے مفاد میں قرار دیا۔ اس فیصلے کے بعد ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں رہنے والے شہریوں کو شراب کی دکانوں کے قیام یا بندش کے حوالے سے مزید اختیارات حاصل ہوں گے، جس سے نہ صرف مقامی سطح پر امن وسکون برقرار رہے گا بلکہ نوجوان نسل کو منشیات اور شراب کی لت سے بچانے میں بھی مدد ملے گی۔

Akhil sevabhavi shikshan prasarak mandal, Nanded.

AL AZIZ INTERNATIONAL SCHOOL AND JUNIOR COLLEGE,

Chawalwala Complex, Near Quba Masjid , Degloor naka, Nanded.

Wanted

High School

1) English M.A,English B.Ed.	Post.1
2) Hindi M.A,Hindi B.Ed.	Post.1
3) Marathi M.A,Marathi B.Ed.	Post.1
4) Urdu M.A,Urdu B.Ed.	Post.1
5) Math MSc., Math. B.Ed	Post.1
6) Science MSc, B.Ed.	Post.1
7) Social Science M.A History B.Ed.	Post.1

Primary Section

1) English B.A,D.Ed	Post:1
2) Hindi B.A,D.Ed	Post:1
3)Marathi B.A,D.Ed	Post: 1
5)Urdu B.A ,D.Ed	Post:1
6)Math BSc.,D.ed	Post:1
7)Science BSc., D.ed	Post:1
8)Social science B.A D.ed 1	
9)Montessory D.Ed	Post:2

Date 19 March to22 March

Timing. 11:00 AM to. 2:00 PM

With resume and original documents

AL AZIZ INTERNATIONAL SCHOOL AND JUNIOR COLLEGE NANDED

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔